WED.30.July.2025
VOLUME:20 NO:184
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935

ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 30/جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 184
4/صفرالمظفر 1447ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

ناندیڑ ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

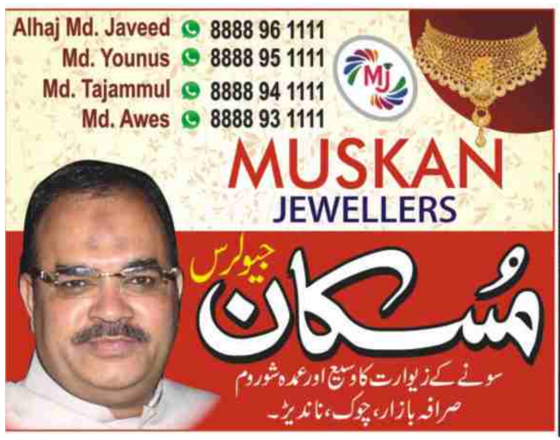

کنگن جیولرس
KJ
الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

راجیہ سبھا میں کھڑگے کا مودی حکومت پر شدید حملہ، کہا 'جنگ بندی پر ٹرمپ بولتے رہے، وزیر اعظم خاموش کیوں؟'

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کئی اہم سوالات اٹھائے۔ انہوں نے پہلگام دہشت گرد حملے کو انٹیلی جنس کی ناکامی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ اس کی ذمہ داری وزیر داخلہ لیں اور استعفیٰ دیں۔ کھڑگے نے کہا کہ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے خود اس حملے کو انٹیلی جنس کی ناکامی تسلیم کیا ہے۔ ایسے میں وزیر داخلہ کا خاموش رہنا مناسب نہیں۔ کھڑگے نے کہا، ''اگر ایل جی نے خود ذمہ داری لی ہے تو یہ بیان کس کے اشارے پر دیا گیا؟ کیا یہ وزیر داخلہ کو بچانے کے لیے کہا گیا یا پھر وزیر داخلہ نے انہیں یہ کہنے کو کہا؟'' انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت میں پانچ بار پہلگام میں حملے ہو چکے ہیں لیکن کوئی سبق نہیں لیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ماسٹر مائنڈ مارا گیا ہے تو باقی مفرور دہشت گردوں کا کیا ہوا، وہ کب پکڑے جائیں گے؟ انہوں نے سیز فائر کے معاملے پر بھی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ اچانک جنگ بندی کا اعلان کر دیا گیا جبکہ حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ ہم فرنٹ فٹ پر تھے اور پاکستان گھٹنے ٹیک چکا تھا۔ سوال یہ ہے کہ سیز فائر کی پہل کس نے کی؟ کس نے اعلان کیا؟ نہ وزیر اعظم، نہ وزیر خارجہ، نہ وزیر دفاع، بلکہ امریکہ کے سابق ڈونلڈ ٹرمپ نے واشنگٹن سے اعلان کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے جنگ رکوائی۔ کھڑگے نے طنزیہ انداز میں کہا، ''مودی جی گالیاں گننے کا حساب رکھتے ہیں لیکن جب ٹرمپ ہندوستان کے خلاف دعوے کرتے ہیں تو مودی جی چپ کیوں ہیں؟'' انہوں نے کہا کہ ٹرمپ 29 بار کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے سیز فائر کرایا لیکن مودی حکومت اس کی نہ تردید کرتی ہے نہ تصدیق۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ ہندوستان کی دیرینہ پالیسی کے خلاف ہے جس میں ہم کسی بھی تیسرے فریق کی ثالثی قبول نہیں کرتے۔

'پاکستان کے ڈیفنس پر حملہ نہ کرنا غلطی تھی،

فوج کو پوری چھوٹ ملنی چاہئے تھی'، راہل کا مودی حکومت پر حملہ

نئی دہلی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے پہلگام حملہ کو انتہائی ظالمانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا۔ سبھی نے اس کی مذمت کی۔ ہم چٹان کی طرح منتخب حکومت کے ساتھ کھڑے رہے۔'' اس حملہ کے بعد ہندوستانی فوج کے 'آپریشن سندور' سے متعلق انھوں نے کہا کہ پاکستان کے ڈیفنس پر حملہ نہ کرنا غلطی تھی۔ پی ایم مودی کو چاہیے تھا کہ وہ فوج کو پوری چھوٹ دیتے، لیکن فوج کے ہاتھ باندھ دیے گئے تھے۔ ساتھ ہی راہل گاندھی نے کہا کہ پی ایم مودی اپنی شبیہ چمکانے کے لیے سیکورٹی فورسز کا استعمال کرتے ہیں۔ اپنی تقریر کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ ''ہم پہلگام حملہ کے بعد نروال صاحب کے گھر گئے، ان کا بیٹا بحریہ میں تھا۔ مجھے ایسا لگا کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ انھوں نے مجھے اپنی فیملی کے بارے میں بتایا۔ ان سے 2 گھنٹے بات ہوئی۔ بہن نے کہا کہ میں دروازے کی طرف دیکھتی ہوں، لیکن میرا بھائی اب کبھی نہیں آئے گا۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''یوپی میں بھی متاثرہ کنبہ سے ملاقات کی۔ کشمیر میں بھی متاثرہ کنبہ سے ملا۔ ہم سیاسی کام سے لوگوں سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔'' فوجی جوانوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ''جب بھی میں فوج کے کسی شخص سے ہاتھ ملاتا ہوں تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ فوج کا آدمی ہے، یہ ٹائیگر ہے۔ ٹائیگر کو آزادی دینی پڑتی ہے۔ اسے باندھ نہیں سکتے ہیں۔'' برسر اقتدار طبقہ کے لیڈران کی تقریروں پر پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''وزیروں نے پارلیمنٹ میں بہت سی باتیں کہیں۔ تاریخ کی پرانی باتیں سنائیں، لیکن اصل سوال کا جواب نہیں دیا... پہلگام میں حملہ کیسے ہوا، کیوں ہوا؟ یہ سوال آج بھی ذہن میں کھٹک رہا ہے۔'' پرینکا نے پہلگام حملہ میں ہلاک شبھم دویدی کی اہلیہ کا بیان بھی ایوان میں پڑھ کر سنایا جس میں بہت درد چھلک رہا تھا۔ یہ بیان پڑھتے ہوئے پرینکا کچھ جذباتی بھی ہوئیں۔ انھوں نے کہا کہ ''پہلگام حملہ میں شہید ہوئے شبھم دویدی کی بیوی نے کہا※ میں نے اپنی دنیا کو اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے دیکھا، وہاں ایک سیکورٹی گارڈ نہیں تھا۔ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ حکومت نے ہمیں وہاں یتیم چھوڑ دیا تھا۔'' یہ بیان پڑھنے کے بعد پرینکا نے سوال اٹھایا کہ ''وہاں سیکورٹی کیوں نہیں تھی، ایک بھی جوان کیوں نہیں تھا؟ کیا حکومت کو نہیں معلوم تھا کہ وہاں روزانہ 1000-1500 سیاح جاتے ہیں؟ وہاں پہنچنے کے لیے جنگل کے راستے سے جانا پڑتا ہے؟ وہاں کوئی علاج کا انتظام تک نہیں تھا۔'' وہ تلخ انداز میں یہ بھی کہتی ہیں کہ ''لوگ وہاں اس حکومت کے بھروسے گئے اور حکومت نے انھیں بھگوان بھروسے چھوڑ دیا۔'' راہل گاندھی نے فوج کے استعمال کے لیے سیاسی عزائم کی اشد ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''سیاسی عزائم کی ضرورت ہوتی ہے۔ فوج کے استعمال کے لیے سیاسی عزائم ضروری ہیں۔ جنرل سیم مانک شا نے 1971 میں اندرا گاندھی سے کہا تھا کہ میں گرمی میں آپریشن نہیں کرسکتا۔ اس پر اندرا گاندھی نے ان سے کہا کہ آپ کو جتنا وقت چاہیے لیجیے۔ آپ کو فریڈم آف ایکشن ہونا چاہیے۔ پھر جب کارروائی ہوئی تو ایک لاکھ پاکستانی فوجیوں نے سرینڈر کیا تھا اور ایک نیا ملک بنا تھا۔'' پھر وہ 'آپریشن سندور' کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''آپریشن سندور کے وقت ہماری سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ ہم پاکستان کو بتا رہے ہیں کہ ہم آپ کے ملٹری سسٹم پر حملہ نہیں کریں گے۔ حکومت ہند نے یہاں غلطی کی ہے۔ حکومت ہند کے عزائم میں کمی دیکھنے کو ملی۔ پہلگام حملہ کی ذمہ داری لینے والے ٹی آر ایف کے بارے میں بات کرتے ہوئے انھوں نے ایوان کو جانکاری دی کہ اس دہشت گرد تنظیم نے کشمیر میں اپریل 2020 سے 22 اپریل 2025 تک 25 دہشت گردانہ حملے کیے، لیکن حکومت کو اس کی بھنک تک نہیں لگی۔ کانگریس لیڈر نے یہ سوال پھر اٹھایا کہ ''کیا کسی نے اس کی ذمہ داری لی؟'' وہ کہتی ہیں کہ ''کون ہے یہ ٹی آر ایف۔ 2019 میں یہ گروپ بنا۔ 2020 میں اس نے کشمیر میں دہشت گردی کا کام شروع کر دیا۔'' انھوں نے آگے کہا کہ ''وزیر داخلہ (امت شاہ) نے یو پی اے حکومت کی مدت کار میں ہوئے تقریباً 25 دہشت گردانہ حملے شمار کرائے تھے۔ ٹی آر ایف نے تو 2020 سے لے کر 2025 تک 25 دہشت گردانہ حملے کشمیر میں کر ڈالے۔ ان حملوں کی میرے پاس پوری لسٹ ہے۔ اس میں 2024 کا ریاسی حملہ بھی شامل ہے جس میں 9 لوگ مارے گئے تھے اور 41 زخمی ہوئے تھے۔'' وہ مزید بتاتی ہیں کہ ''مجموعی طور پر 2020 سے لے کر 22 اپریل 2025 تک ٹی آر ایف نے 41 فوجیوں اور سیکورٹی اہلکاروں کا قتل کیا۔ 27 عام شہریوں کا بھی قتل ہوا۔ اس دوران 54 افراد زخمی بھی ہوئے۔'' برسراقتدار طبقہ کے لیڈران کی تقریروں پر پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''وزیروں نے پارلیمنٹ میں بہت سی باتیں کہیں۔ تاریخ کی پرانی باتیں سنائیں، لیکن اصل سوال کا جواب نہیں دیا... پہلگام میں حملہ کیسے ہوا، کیوں ہوا؟ یہ سوال آج بھی ذہن میں کھٹک رہا ہے۔'' پرینکا نے پہلگام حملہ میں ہلاک شبھم دویدی کی اہلیہ کا بیان بھی ایوان میں پڑھ کر سنایا جس میں بہت درد چھلک رہا تھا۔ یہ بیان پڑھتے ہوئے پرینکا کچھ جذباتی بھی ہوئیں۔ انھوں نے کہا کہ ''پہلگام حملہ میں شہید ہوئے شبھم دویدی کی بیوی نے کہا※ میں نے اپنی دنیا کو اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہوتے دیکھا، وہاں ایک سیکورٹی گارڈ نہیں تھا۔ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ حکومت نے ہمیں وہاں یتیم چھوڑ دیا تھا۔''

60 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی جان لینے کے بعد بھی

اسرائیل اپنے تمام یرغمالیوں کو کیوں نہیں آزاد کرا پایا؟

غزہ: تقریباً 2 سال سے جاری جنگ میں اسرائیل کی شدید بمباری نے غزہ کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔ 60 ہزار سے زائد لوگوں کی جان لینے کے بعد بھی اسرائیل اپنے تمام یرغمالیوں کو آزاد نہیں کرا پایا ہے اور نہ ہی حماس کو مکمل طور سے ختم کرنے میں اسرائیلی فوج کامیاب ہو پائی ہے۔ اب جنگ اپنے آخری مرحلہ میں ہے، حماس ایک بار پھر امریکہ-اسرائیل پر حاوی ہوتا نظر آ رہا ہے۔ گزشتہ 2 ماہ میں حماس کے جنگجوؤں نے کئی حملے کیے ہیں، جن میں اسرائیل کے درجنوں فوجی مارے گئے۔ جنگ کی شروعات میں اسرائیل نے مغربی میڈیا کی مدد سے حماس کو ایک خونخوار دہشت گرد ثابت کرتے ہوئے اپنے حملوں کو درست قرار دیا تھا۔ لیکن اب غزہ میں دم توڑتے بچوں کی تصویریں، فاقہ کشی اور بنیادی سہولیات کی انتہائی کمی کو دیکھ کر پوری دنیا میں اسرائیل کی مذمت ہو رہی ہے۔ ساتھ ہی اسرائیل بین الاقوامی سطح پر بیک فٹ پر آ چکا ہے۔ ایسے میں اسرائیل کی بین الاقوامی حمایت کم ہونے کا براہ راست فائدہ حماس کو مل رہا ہے۔ ایسی بہت ساری وجوہات ہیں جن کے سبب حماس آخری دور میں اسرائیل پر حاوی ہو رہا ہے۔ واضح ہو کہ حماس کے پاس ابھی بھی اسرائیل کے 20 شہری قید ہیں۔ امریکی نیوز ویب سائٹ 'ایکسیوس' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک سورے کا ویڈیو دکھایا گیا، جس میں 70 فیصد اسرائیلیوں کا کہنا ہے کہ انہیں ہر حال میں یرغمالی واپس چاہیے۔ جبکہ حماس نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ بغیر جنگ بندی اور اسرائیلی فوج کی واپسی کے یرغمالیوں کو آزاد نہیں کرے گا۔ ساتھ ہی گزشتہ 22 ماہ کی جنگ میں دنیا کو نظر آ گیا ہے کہ اسرائیل فوجی کارروائی سے نہیں بلکہ بات چیت کے ذریعہ ہی یرغمالیوں کو آزاد کرا سکتا ہے۔ واضح ہو کہ حماس کے جنگجو گوریلا انداز میں جنگ لڑ رہے ہیں۔ حماس نے جنگ کے درمیان ہی کئی نئے جنگجوؤں کی بھرتی کی ہے اور ان کا اسرائیل کے پاس کوئی ریکارڈ بھی نہیں ہے۔ مارچ 2025 کے بعد اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی ختم کرنے کے بعد حماس نے 40 سے زائد اسرائیلی فوجیوں کو مارا، حالانکہ یہ اعداد و شمار غیر سرکاری ہیں۔ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں کیے جا رہے انسانی نسل کشی کی تصویر سے بھی اسرائیل اور امریکہ بیک فٹ پر ہے۔ خود امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر (28 جولائی) کو قبول کیا ہے کہ غزہ میں جو ہو رہا ہے وہ غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے اس دعوے سے اتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ غزہ میں کوئی بھوک مری نہیں ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ نیتن یاہو کی بات سے متفق ہیں تو ٹرمپ نے کہا کہ ''ٹی وی پر دکھائے جانے والے مناظر کی بنیاد پر میں کہوں گا کہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ بچے بہت بھوکے نظر آ رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''غزہ میں حقیقی معنوں میں بھوک مری ہے، آپ اسے فرضی نہیں کہہ سکتے۔''

امت شاہ نے پارلیمنٹ میں کیا 'آپریشن مہادیو' کا ذکر، پہلگام واقعہ کے قصورواروں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی: پارلیمنٹ میں 'آپریشن سندور' پر بحث جاری ہے۔ اپوزیشن لیڈران لگاتار مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر رہے ہیں اور کئی ایسے سوالات پوچھ رہے ہیں جن کے جواب ابھی تک نہیں دیے گئے ہیں۔ اس درمیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آج لوک سبھا میں ایک اہم دعویٰ کیا۔ انھوں نے 28 جولائی کو چلائے گئے آپریشن مہادیو کے بارے میں کہا کہ پہلگام میں جن دہشت گردوں نے لوگوں کو مارا تھا، انھیں اس آپریشن میں ڈھیر کر دیا گیا ہے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد فوج کی طرف سے دہشت گردوں کی تلاش زور و شور سے جاری تھی۔ فوج پوری وادی میں ایک ساتھ کئی سرچ آپریشن چلا رہی تھی اور مشتبہ افراد سے پوچھ تاچھ بھی کر رہی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ روز جانکاری ملی کہ پہلگام میں لوگوں کو مارنے والے دہشت گرد جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ فوج نے اس خفیہ جانکاری کے بعد ہی دہشت گردوں کے خاتمہ کا منصوبہ تیار کر لیا۔ 'آپریشن مہادیو' کے لیے فوج نے ڈرون سے دہشت گردوں کی شناخت کی۔ بعد میں نیشنل رائفلز کے جوانوں نے انھیں موت کی نیند سلا دیا۔ ہلاک دہشت گردوں میں ایک کا نام سلیمانی شاہ بتایا جاتا ہے، جو لشکر طیبہ کا رکن تھا اور جس پر پہلگام حملہ کا اہم شوٹر اور ماسٹر مائنڈ ہونے کا شبہ تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فوج اور دہشت گردوں کے درمیان 28 جولائی کی صبح 11 بجے تصادم شروع ہوا تھا۔ نیشنل رائفلز اور 4 پیرا یونٹ کی ٹیم نے ملنار علاقے میں دہشت گردوں کو ہدف بنایا تھا۔ فوج کی طرف سے فوراً کی گئی اس کارروائی میں شدید گولی باری ہوئی۔

آپریشن سندور روکا کیوں گیا، کس کے دباؤ میں آئی حکومت؟ اکھلیش کا حکومت سے سوال

نئی دہلی: سماجوادی پارٹی کے سربراہ اور لوک سبھا رکن اکھلیش یادو نے منگل کو ایوان میں 'آپریشن سندور' پر بحث کے دوران ہندوستانی فوج کی بہادری کو سلام پیش کیا اور کہا کہ فوج نے پاکستان میں دہشت گرد ٹھکانوں کو تباہ کر کے پورے ملک کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی بہادر ترین افواج میں ہماری فوج صف اول میں شمار ہوگی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ہمیں اپنی فوج کے شجاعت، دلیری اور بے مثال حوصلے پر ناز ہے۔ فوج نے صرف دہشت گردوں کے کیمپ تباہ نہیں کیے بلکہ پاکستان کے ہوائی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ جو فوج اتنی طاقتور ہے، وہ پاکستان کو ہمیشہ کے لیے سبق سکھا سکتی تھی، پھر آخر حکومت کیوں پیچھے ہٹ گئی؟ انہوں نے سوال کیا کہ آخر کس کے دباؤ میں حکومت نے جنگ بندی (سیز فائر) پر رضامندی ظاہر کی؟ سماجوادی پارٹی کے رہنما نے پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے کو انٹیلی جنس کی ناکامی قرار دیا اور کہا کہ جب اتنی بڑی واردات ہوئی تو وہاں سیکورٹی اہلکار کیوں موجود نہیں تھے؟ اکھلیش نے کہا کہ پہلگام میں جب دہشت گرد حملہ ہوا، تو سیاح یہ پوچھتے رہے کہ حفاظت کے لیے کوئی موجود کیوں نہیں؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت بتائے کہ اس سیکورٹی چوک کی ذمہ داری آخر لے گا کون؟ اکھلیش یادو نے اس دوران پلوامہ حملے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ بھی انٹیلی جنس کی ناکامی کی وجہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ نہ حکومت کا ہے، نہ اپوزیشن کا بلکہ ملک کی سلامتی اور عوام کی جان کا ہے۔ پہلگام جیسی لاپرواہی ملک کے شہریوں کی جان لے سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت بتائے، مستقبل میں دہشت گرد حملوں کو روکنے کے لیے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے۔ اکھلیش نے مشورہ دیا کہ ایسی جامع پالیسی بنائی جائے کہ سرحد پر ہمیشہ کے لیے امن قائم ہو۔ بحث کے دوران اکھلیش یادو نے چین کے خطرے کا بھی ذکر کیا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ جتنا بڑا خطرہ پاکستان سے ہے، اتنا ہی چین سے بھی ہے۔

کم ہوتی آبادی، چین کا بچے کی پیدائش پر والدین کو 1500 ڈالرز دینے کا اعلان

چین کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ملک بھر میں تین سال سے کم عمر ہر بچے کے والدین کو سالانہ 600,3 یوآن (500 ڈالرز) دیے جائیں گے۔ بظاہر اس حکومتی فیصلے کا مقصد ملک کی گرتی ہوئی شرح پیدائش کو بڑھانا ہے۔ 10 برس قبل چین کی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے متنازع ایک خاندان، ایک بچہ پالیسی ختم کیے جانے کے باوجود شرح پیدائش میں بدستور کمی واقع ہو رہی ہے۔ سرکاری میڈیا کے مطابق، اس حکومتی امداد کے نتیجے میں تقریباً دو کروڑ خاندانوں کو بچوں کی پرورش میں مدد ملے گی۔ سوموار کے روز اعلان کردہ پالیسی کے مطابق، چینی حکومت اپنے شہریوں کو ہر بچے کی پرورش کے لیے تقریباً 10 ہزار 800 یوآن (1500 ڈالرز) فراہم کرے گی۔ چینی سرکاری نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی کے مطابق، اس پالیسی کا اطلاق 2025 کے آغاز سے ہوگا۔ وہ خاندان جن میں 2022 سے 2024 کے درمیان بچوں کی پیدائش ہوئی ہے وہ بھی جزوی مالی معاونت کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ کچھ صوبوں میں پہلے ہی لوگوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے مالی معاونت کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ رواں سال مارچ میں شمالی چین کے شہر ہوہوٹ کے حکام نے ایسے جوڑوں کو ایک لاکھ یوان دینے کا اعلان کیا تھا جن کے کم از کم تین بچے ہیں۔ اسی طرح شن یانگ شہر میں ہر اس خاندان کو 500 یوان ماہانہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے جن کے تیسرا بچے کی عمر تین سال سے کم ہے۔ چین میں قائم یووا پاپولیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ایک تحقیق کے مطابق، چین بچے پیدا کرنے کے لیے دنیا کی مہنگی ترین جگہوں میں شامل ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ چین میں 17 سال کی عمر تک بچے کی پرورش پر اوسطاً 700,75 ڈالر خرچ آتا ہے۔ جنوری میں جاری سرکاری اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ 2024 میں چین کی آبادی میں مسلسل تیسرے سال کمی واقع ہوئی ہے۔ قومی ادارہ شماریات کے مطابق، چین میں 2024 میں 95 لاکھ سے زائد بچے پیدا ہوئے۔ چین کی 1.4 ارب آبادی تیزی سے بوڑھی ہو رہی ہے جس سے بیجنگ کے آبادیاتی خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

گورنر اور صدر کے اختیارات پر سوال، صدارتی ریفرنس پر 19 اگست سے سماعت کرے گا سپریم کورٹ

نئی دہلی: ریاستی گورنروں اور صدر جمہوریہ کی جانب سے ریاستی اسمبلیوں سے منظور شدہ بلوں پر فیصلے میں تاخیر جیسے اہم مسئلے پر صدر جمہوریہ کی جانب سے بھیجے گئے ریفرنس پر سپریم کورٹ نے 19 اگست سے 10 ستمبر تک سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ معاملہ آئینِ ہند کے آرٹیکل 200 اور 201 کے تحت گورنروں اور صدر کی قانون سازی سے متعلق اختیارات سے جڑا ہوا ہے۔

'ویژن 2030' کے تحت سعودی حکومت نے غیر ملکی شہریوں اور کمپنیوں کو اپنے ملک میں جائیداد خریدنے کی دی اجازت

اگر آپ بیرون ملک میں رئیل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں تو اب سعودی عرب بھی اس فہرست میں شامل ہو گیا ہے۔ سعودی حکومت نے غیر ملکی شہریوں اور کمپنیوں کو ملک میں جائیداد خریدنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ تبدیلی 'ویژن 2030' کے تحت کی گئی ہے، جس کا مقصد ملک کی معیشت کو تیل پر انحصار سے آزاد کرنا ہے۔ 25 جولائی 2025 کو سعودی حکومت کے گزٹ میں شائع ہونے والے اس قانون کے مطابق، غیر ملکی شہری اب ملک کے کئی علاقوں میں جائیداد خرید سکتے ہیں۔ اس قانون کے نفاذ سے قبل 180 دنوں کی تیاری مدت رکھی گئی ہے، یعنی کہ یہ قانون مؤثر طریقے سے جنوری 2026 سے نافذ العمل ہوگا۔ آیئے ذیل میں جانتے ہیں کن لوگوں کو جائیداد خریدنے کی چھوٹ ملے گی: نئی دہلی: غیر ملکی شہری جو قانونی طور سے سعودی میں رہ رہے ہیں، وہ مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر ملک کے کسی بھی حصے میں ایک رہائشی جائیداد خرید سکتے ہیں۔ یہ جائیداد صرف ذاتی استعمال کے لیے ہونی چاہیے۔ غیر ملکی کمپنیاں جو سعودی میں تجارت کر رہی ہیں، وہ ملازمین یا دفتری کاموں کے لیے کہیں بھی جائیداد خرید سکتی ہیں۔ سفارت خانوں اور بین الاقوامی تنظیموں کو اگر حکومت سے منظوری ملتی ہے تو وہ بھی اپنے دفتری کاموں کے لیے جائیداد خرید سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ دونوں مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں جائیداد خریدنے پر پہلے کی طرح اب بھی پابندی جاری رہیں گی۔ غیر مسلموں کو یہاں جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں ہوگی، ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی صرف مخصوص حالات میں مالکانہ حق مل سکے گا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان پابندیوں کا مقصد مذہبی اور ثقافتی تقدس کو برقرار رکھنا ہے۔ اگر جائیداد کے مالکانہ حق کے علاوہ کی بات کی جائے تو استفادہ کے حقوق کے ذریعہ جائیداد کا استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن مالکانہ حقوق نہیں دیے جائیں گے۔ ساتھ ہی لیز کے معاہدہ کے ذریعہ کم یا طویل مدت کے کرایے پر جائیداد لینے کی اجازت مل سکتی ہے۔ جائیداد خریدنے والے ہر ایک غیر ملکی کو نیشنل رئیل اسٹیٹ رجسٹری میں رجسٹر کرانا لازمی ہوگا۔ ٹرانسفر پر زیادہ سے زیادہ 5 فیصد فیس وصول کی جائے گی۔ اگر کوئی غلط دستاویزات پیش کرتا ہے یا قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو 1 کروڑ سعودی ریال (قریب 22 کروڑ روپے) تک کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جائیداد ضبط بھی کی جا سکتی ہے۔ واضح ہو کہ جو غیر ملکی پہلے سے سعودی میں جائیداد کے مالک ہیں، ان کے حقوق اس قانون سے متاثر نہیں ہوں گے۔ خلیجی ممالک (جی سی سی) کے شہریوں کو اب مکہ اور مدینہ میں بھی جائیداد خریدنے کی اجازت مل گئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ سعودی حکومت آئندہ 6 ماہ میں تفصیلی گائیڈ لائنز اور طریقۂ کار جاری کرے گی۔ اس میں بتایا جائے گا کہ غیر ملکی شہری کس علاقے میں جائیداد خرید سکتے ہیں، کن دستاویزات کی ضرورت ہوگی اور طریقۂ کار کیا ہوگا۔ سرمایہ کاروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ان گائیڈ لائنز پر نظر رکھیں تاکہ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

بنگلہ دیش میں ہندوؤں کے گھروں پر حملہ، انسانی حقوق کی تنظیم کا اظہار تشویش

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہندو اقلیتوں پر بڑھتے حملوں کے متعلق ہیومن رائٹس کانگریس فار بنگلہ دیش مائنارٹیز (ایچ آر سی بی ایم) نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق رنگ پور ضلع کے گنگاچڑا کے الہداد پور گاؤں میں 27 اور 28 جولائی کو ایک پُرتشدد ہجوم نے کم از کم 21 ہندو کنبوں کے گھروں پر حملہ کیا، لوٹ مار کی اور املاک کو نقصان پہنچایا۔ انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق ایک 17 سالہ ہندو لڑکے نے مبینہ طور سے اسلام کے خلاف سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'فیس بک' پر پوسٹ کیا تھا، جس کے بعد اسے حراست میں لے لیا گیا۔ حالانکہ اس کے بعد بھی ہجوم نے پورے علاقے میں افراتفری مچائی۔ ایچ آر سی بی ایم نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ ''یہ محض غصہ نہیں بلکہ لوٹ مار، خوف اور شفٹنگ کے جذبہ سے متاثر ایک منظم حملہ تھا۔'' مقامی لوگوں کے مطابق تشدد کے دوران 14 سے 21 گھروں پر حملہ ہوا۔ متاثرین نے بتایا کہ پولیس یا تو تاخیر سے پہنچی یا پھر حالات کو قابو کرنے میں ناکام رہی۔ ایک مقامی کسان کمل کانت رائے نے بتایا کہ ''میں پوری رات نہیں سو پایا۔ صبح ہوتے ہی ہم چاول، بستر اور بکری وغیرہ جو بھی تھا سب کچھ ساتھ لے کر گاؤں چھوڑنے کو مجبور ہو گئے۔ ہمیں نہیں پتہ کہ لوٹنے کے بعد گھر ملے گا بھی یا نہیں۔'' پولیس کے مطابق 14 گھروں پر حملہ ہوا، جبکہ مقامی نمائندوں اور رہائشیوں کا دعویٰ ہے کہ کم از کم 21 گھروں میں لوٹ مار ہوئی اور کئی مویشیوں کو یا تو چوری کر لیا گیا یا پھر فروخت کر دیا گیا۔ مقامی یونین کے رکن پاریش چندرا کے مطابق ''یہ کوئی اچانک حملہ نہیں تھا، بلکہ ایک سوچی سمجھی کارروائی تھی۔ جن خاندانوں کو نشانہ بنایا گیا، ان کے گھروں کو خالی کرا دیا گیا اور ان کے تحفظ کے احساس کو توڑ دیا گیا۔'' واضح ہو کہ واقعہ کے بعد علاقے میں پولیس کی تعیناتی کی گئی ہے۔ تشدد روکنے کی کوشش کے دوران ایک پولیس کانسٹیبل بھی شدید طور پر زخمی ہو گیا۔

اے پی جے عبدالکلام جزیرہ سے ڈی آر ڈی او نے سودیشی 'پرلے' میزائل کا کیا کامیاب تجربہ

ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے سودیشی پرلے میزائل کے مسلسل 2 کامیاب تجربے کیے۔ یہ دونوں کامیاب تجربے 28 اور 29 جولائی کو اے پی جے عبدالکلام جزیرے سے کیے گئے۔ یہ تجربہ میزائل سسٹم کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم فاصلے کی صلاحیت کو جانچنے کے لیے کیا گیا تھا۔ میزائل نے طے شدہ سمت میں پرواز کی اور اپنے ہدف کو بالکل صحیح طریقے سے نشانہ بنایا، اس طرح تجربے کے تمام مقاصد حاصل ہو گئے۔ میزائل سسٹم کے تمام پرزوں نے حسب توقع کام کیا۔ ان میں وہ تمام آلات بھی شامل تھے جو ایک جہاز پر نصب کیے گئے تھے اور ہدف کے قریب رکھے گئے تھے۔ پرلے ایک سودیشی میزائل ہے جو ٹھوس ایندھن سے چلتا ہے اور کچھ حد تک بیلسٹک بھی ہے۔ یہ میزائل اپنے ہدف کو انتہائی درستگی سے نشانہ بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے، جیسے اسمارٹ گائیڈنس اور نیوی گیشن سسٹم۔ پرلے میزائل الگ الگ قسم کے اسلحے لے جا سکتا ہے اور کئی طرح کے اہداف پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس میزائل کو ریسرچ سنٹر امارت نے بنایا ہے۔ اس میں ڈی آر ڈی او کی کئی دیگر لیباریٹریز بھی شامل تھیں، جیسے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ لیباریٹری، ایڈوانسڈ سسٹمز لیباریٹری، آرمامنٹ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ، ہائی انرجی میٹریلز ریسرچ لیباریٹری، ڈیفنس میٹالرجیکل ریسرچ لیباریٹری، ٹرمنل بیلسٹکس ریسرچ لیباریٹری، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ (انجینئرنگ) اور آئی ٹی آر (ایک رینج ٹیسٹ)۔ اس پروجیکٹ میں بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ، بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ، اور کئی دیگر کمپنیوں اور چھوٹی صنعتوں کا بھی تعاون رہا ہے۔ میزائل کے کامیاب تجربہ کا ڈی آر ڈی او کے سینئر سائنسدانوں، ہندوستانی فضائیہ اور ہندوستانی فوج کے صارف نمائندوں کے ساتھ ساتھ صنعت کے ماہرین نے مشاہدہ کیا۔ میزائل کے کامیاب تجربوں کی تعریف کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ڈی آر ڈی او، مسلح افواج اور صنعت کے شعبے کے تمام ماہرین کو مبارکباد پیش کی۔

'کسی ملک کے لیڈر نے آپریشن سندور روکنے کے لیے نہیں کہا'، لوک سبھا میں پی ایم مودی کی وضاحت

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو لوک سبھا میں کہا کہ آپریشن سندور کے دوران دنیا کے کسی رہنما نے پاکستان کے ساتھ فوجی کارروائی روکنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ اپوزیشن کے ان الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہ پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے دباؤ پر روکی گئی، وزیر اعظم نے کہا کہ ''آپریشن سندور کے دوران دنیا کے کسی رہنما نے اسے روکنے کو نہیں کہا۔'' وزیر اعظم مودی نے لوک سبھا میں 'آپریشن سندور' پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے یہ وضاحت پیش کی اور کہا کہ ''آپریشن سندور کے دوران امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے فون پر بات چیت کے دوران کہا تھا کہ پاکستان ایک بڑا حملہ کرنے والا ہے، تو میرا جواب تھا کہ اگر پاکستان کا یہ ارادہ ہے تو اسے اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ ہم بڑا حملہ کر کے جواب دیں گے۔'' پی ایم مودی کا کہنا ہے کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں ہم گولیوں کا جواب گولوں سے دیں گے۔ آپریشن سندور کے دوران ہم نے پاکستان کی فوجی طاقت کو تباہ کیا، یہ ہمارا ردعمل تھا، یہ ہمارا جذبہ تھا۔ آج پاکستان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوستان کا ہر ردعمل پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔ مستقبل میں ضرورت پڑی تو ہندوستان کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اپنی تقریر کے دوران وزیر اعظم نے کہا کہ وہ لوک سبھا میں دہرانا چاہتے ہیں کہ آپریشن سندور جاری ہے۔ پاکستان نے آئندہ ہمت کی تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ آج کا ہندوستان خود اعتمادی سے بھرا ہوا ہے۔ ملک خود انحصاری کا منتر لے کر پوری طاقت کے ساتھ تیز رفتاری سے آگے بڑھے گا۔

ایئر انڈیا طیارہ حادثہ: 36 فیصد جھلسے 8 ماہ کے دھیانش کو ماں نے دیا اپنا چمڑا، آپریشن کے بعد اب پوری طرح صحت مند

احمد آباد: گجرات کے احمد آباد میں پیش آیا اندوہناک طیارہ حادثہ کا زخم ابھی تک بھرا نہیں ہے۔ کئی کنبے ایسے ہیں جو ہلاک رشتہ داروں کی یاد میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور کئی سنگین طور پر زخمی ہونے والوں کا علاج بھی جاری ہے۔ اس درمیان دھیانش نامی ایک 8 ماہ کا بچہ اب روبہ صحت ہو چکا ہے اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ صاف دیکھنے کو مل رہی ہے۔ دھیانش بھی ایئر انڈیا طیارہ حادثہ میں بری طرح جھلس گیا تھا۔ اس کی ماں منیشا کچھڑیا کی حوصلہ مند کوششوں اور ڈاکٹر کے ماہرانہ علاج کی بدولت دھیانش اب پہلے کی طرح چہکتا دکھائی دے رہا ہے۔ منیشا اپنے بچے دھیانش کے ساتھ بی جے میڈیکل کالج وہاسٹل کے قریب مقیم تھی، جب یہ حادثہ پیش آیا۔ حادثہ کے بعد منیشا نے اپنے بچے کو گود میں لیا اور فوراً عمارت سے باہر کی طرف بھاگی۔ اس حادثہ میں منیشا کا چہرہ اور ہاتھ 25 فیصد تک جھلس گیا تھا اور بیٹا دھیانش 36 فیصد جھلس گیا۔ اس کے چہرے، ہاتھ اور پیٹ پر سنگین زخم آئے تھے۔ اس حادثہ کے بعد دونوں کو فوراً کے ڈی ہاسپٹل لے جایا گیا۔ دھیانش کو پیڈیاٹرک انٹینسیو کیئر یونٹ (پی آئی سی یو) میں داخل کرایا گیا جہاں اسے وینٹیلیٹر سپورٹ پر رکھا گیا اور خصوصی علاج مہیا کی گئی۔ بچے کے والد یورولوجسٹ ڈاکٹر کپل کچھڑیا پورے علاج کے دوران موجود رہے۔ علاج کے وقت جب 'اسکن گرافٹنگ' کی ضرورت پڑی تو منیشا نے دھیانش کے لیے اپنا چمڑا عطیہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ پلاسٹک سرجن ڈاکٹر رتوِج پارکھ نے بتایا کہ بچے کے زخموں پر ماں کے چمڑے کا استعمال کر کے گرافٹنگ کی گئی۔ اسے ہفتوں تک انفیکشن سے بچانا اور اس کا معمول کے مطابق ڈیولپمنٹ یقینی بنانا ایک بڑا چیلنج تھا۔ دھیانش کے والد کپل کچھڑیا نے بھی اس کے علاج میں اہم کردار نبھایا۔ وہ ہر رات بچے کی ڈریسنگ میں مدد کرتے تھے۔ کے ڈی اسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آدتیہ دیسائی کا کہنا ہے کہ جس طرح سے ماں نے بچے کو بچایا وہ بے حد ترغیب دینے والا عمل ہے۔ گزشتہ 5 ہفتوں سے لگاتار علاج کے بعد دھیانش اب پوری طرح صحت مند ہے۔ اس کے چہرے پر پھر سے چمک دکھائی دے رہی ہے۔ ماں منیشا کی ہمت اور ڈاکٹروں کی محنت دھیانش کی نئی زندگی کی بنیاد بنی ہے۔

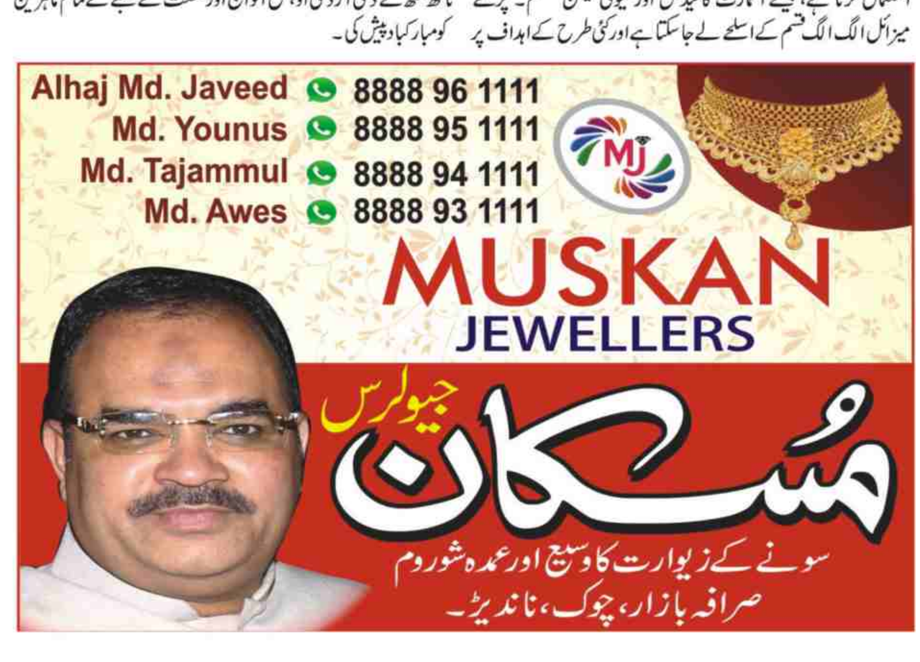

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
30 July 2025

انڈین پارلیمان میں 'آپریشن سندور' پر بحث اور حکومتی وضاحتوں سے جنم لیتے نئے سوال

'اگر پاکستان واقعی گھٹنے ٹیکنے کو تیار تھا، تو آپ کیوں جھکے؟'

22 اپریل کو انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے علاقے پہلگام میں سیاحوں پر شدت پسندوں کے حملے اور اس کے تناظر میں مئی کے اوائل میں انڈیا اور پاکستان کے بیچ فضائی جھڑپوں کو تقریباً تین ماہ ہونے کو ہیں لیکن انڈیا میں اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے اِس ضمن میں پوچھے گئے سوالات تا حال جواب طلب ہیں۔ اس حوالے سے حزب اختلاف کی جماعتوں کی شدید تنقید اور بارہا مطالبات کے بعد حکومت نے انڈین پارلیمان کے ایوان زیریں کا اجلاس گذشتہ روز (پیر) طلب تو کیا مگر اس میں اعلیٰ حکومتی وزرا کی تقریروں اور پیش کی گئی وضاحتوں نے بظاہر معاملات کو سلجھانے کے بجائے مزید الجھانے کا کام کیا ہے۔ اس اجلاس کا آغاز شور شرابے سے ہوا جس کے باعث سپیکر کو ہاؤس کی کارروائی دو مرتبہ معطل کرنی پڑی اور پھر وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے 'آپریشن سندور' اور متعلقہ معاملات کے حوالے سے حکومت کا مؤقف ایوان کے سامنے پیش کیا، جس کی وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے تو تعریف کی گئی مگر اپوزیشن کی جانب سے اسے آڑے ہاتھوں لیا گیا۔ اگرچہ اپوزیشن جماعتیں 'آپریشن سندور' اور اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کی تفصیل براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی کی زبانی سُننا چاہتی تھی لیکن وہ پارلیمان کے اس اجلاس میں پہلے روز موجود نہیں تھے جس کے باعث اپوزیشن ارکان نے کافی احتجاج کیا۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر دفاع اور وزیر خارجہ کے پارلیمان سے خطابات کو سراہا ہے۔ انھوں نے وزیر دفاع کی تقریر کا کلپ شیئر کرتے ہوئے لکھا: 'وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ جی نے ایک بہترین تقریر کی، جس میں انڈیا کے سکیورٹی آپریٹس کی کامیابی اور آپریشن سندور میں ہماری مسلح افواج کی ہمت کا بصیرت انگیز نقطہ نظر پیش کیا گیا۔' اس کے ساتھ ہی انھوں نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کی تقریر کا کلپ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ 'وزیر خارجہ ڈاکٹر جے شنکر جی کی تقریر شاندار تھی۔ انھوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح دنیا نے آپریشن سندور کے ذریعے دہشت گردی کی لعنت سے لڑنے کے بارے میں انڈیا کے نقطہ نظر کو واضح طور پر سُنا ہے۔' وزیر اعظم کی ان توصیفی کلمات سے قطع نظر حزب اختلاف نے پارلیمان میں مزید نئے سوالات کھڑے کیے اور وزیر اعظم مودی اور ان کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس حوالے سے سوشل میڈیا پر جہاں مذکورہ دونوں وزرا کے کلپس کو شیئر کیا جا رہا ہے وہیں حزب اختلاف کے مختلف رہنماؤں کی تقاریر کو بڑے پیمانے پر شیئر کیا جا رہا ہے۔

حکومتی وزرا نے کیا مؤقف پیش کیا؟

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کا کہنا تھا کہ 'ہمارا پاکستان کے ساتھ کوئی تنازع نہیں ہے، یہ تہذیب اور بربریت کا ٹکراؤ ہے، اگر کوئی ہماری خودمختاری کو نقصان پہنچاتا ہے تو اسے منھ توڑ جواب دیا جائے گا۔' انھوں نے کہا کہ 'ہماری بنیادی فطرت بدھ (امن پسندی) کی ہے جنگ کی نہیں۔ ہم آج بھی کہتے ہیں کہ ایک خوشحال پاکستان ہمارے مفاد میں ہے۔ نریندر مودی حکومت کا مؤقف واضح ہے کہ مذاکرات اور دہشت گردی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ پاکستان کے ذہن میں ایک غلط فہمی تھی، ہم نے اسے آپریشن سندور کے ذریعے دور کیا، اگر کچھ رہ گیا تو اسے بھی دور کر دیں گے۔' اس موقع پر راج ناتھ سنگھ نے حزب اختلاف کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 'کچھ اپوزیشن اراکین یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے کتنے طیارے گرے؟ میرے خیال میں اُن کا سوال ہمارے قومی جذبات کی نمائندگی نہیں کرتا۔ انھوں نے یہ نہیں پوچھا کہ ہماری فوج نے دشمن کے کتنے طیارے گرائے؟ اگر انھیں پوچھنا ہے تو یہ پوچھنا چاہیے کہ انڈیا نے دہشتگردوں کے کتنے ٹھکانے تباہ کیے تو اس کا جواب ہوگا، ہاں۔ اگر آپ نے سوال پوچھنا ہی ہے تو یہ پوچھیں کہ آپریشن میں ہمارے کتنے فوجیوں کو نقصان پہنچا؟ اس کا جواب نہیں ہے۔ (یعنی) ہمارے کسی فوجی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'یہ کہنا مکمل طور پر غلط اور بے بنیاد ہے کہ (پاکستان کے خلاف) فوجی کارروائی دباؤ کی وجہ سے روکی گئی۔ انڈیا نے اپنا آپریشن اُس وقت ہی روکا جب تک تمام عسکری مقاصد حاصل نہیں ہو گئے۔' وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ایوان میں کی گئی اپنی تقریر میں ایک مرتبہ پھر امریکی ثالثی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کوئی واضح جواب نہیں دیا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ 'وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان 22 اپریل سے 17 جون کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔' انھوں نے ایک مرتبہ پھر یہ دعویٰ دہرایا کہ نو مئی کو امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو فون کیا اور انھیں بتایا کہ پاکستان اگلے چند گھنٹوں میں بڑا حملہ کر سکتا ہے۔ 'وزیر اعظم نے اپنے جواب میں واضح کیا کہ اگر ایسا کوئی حملہ ہوا تو ہماری طرف سے مناسب جواب دیا جائے گا۔' شنکر کا مزید کہنا تھا کہ 'پہلگام حملے کے بعد ایک واضح، مضبوط، جرات مندانہ پیغام بھیجنا ضروری تھا، ہماری ریڈ لائن کو عبور کیا گیا اور ہمیں یہ واضح کرنا تھا کہ اس کے سنگین نتائج ہوں گے۔' انھوں نے کہا کہ 'سفارتی اور خارجہ پالیسی کے لحاظ سے ہمارا کام دنیا کو پہلگام حملے کے بارے میں درست معلومات دینا تھا اور ہم نے پاکستان کی طرف سے سرحد پار دہشت گردی کی تاریخ کو سامنے لانے کی کوشش کی۔ ہم نے پاکستان میں دہشت گردی کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح یہ (پہلگام) حملہ جموں و کشمیر کی معیشت کو نشانہ بنانے اور انڈیا کے لوگوں میں فرقہ وارانہ عداوت پھیلانے کے لیے کیا گیا۔' بعدازاں رُکن پارلیمان پرینکا گاندھی سے جب صحافیوں نے اس حوالے سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ 'انھوں (ایس جے شنکر) نے صاف طور پر یہ نہیں کہا کہ جنگ بندی میں امریکہ شامل نہیں تھا۔ انھوں نے یہ کہا کہ مودی جی نے کئی دنوں تک ٹرمپ سے بات نہیں کی، لیکن یہ واضح طور پر نہیں کہا کہ اس میں امریکہ شامل نہیں تھا۔' کئی رکن پارلیمان نے پہلگام میں ہونے والے حملے سے جامع تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمان اروند ساونت نے کہا: 'میں کچھ دنوں کے لیے وزیر تھا، میں الیکٹرک بسوں کے افتتاح کے موقع پر کشمیر گیا تھا۔ اس دن چپے چپے پر مسلح فوجی کھڑے تھے۔ مگر اس دن کیا ہوا، کیا پہلگام میں مسلح فوجی نہیں تھے۔ ہمارے سیاح وہاں تھے اور پولیس بھی نہیں تھی؟ کس نے حکم دیا کہ وہاں کوئی فوجی نہیں ہوگا؟ تفتیش وہیں سے شروع ہونی چاہیے۔'

'آپ بتاؤ کتنے جیٹ طیارے مار گرائے گئے'

حزب اختلاف کی جانب سے کانگریس رہنما گورو گوگوئی نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ 'ہم حکومت کے دشمن نہیں ہیں، ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں آج بھی حکومت کے ساتھ ہیں، لیکن سچ سامنے آنا چاہیے۔۔۔ ہم سب نے متحد ہو کر وزیر اعظم مودی کی مکمل حمایت کی۔ پورے ملک نے اُن کا ساتھ دیا لیکن پھر اچانک 10 مئی کو اطلاع آئی کہ جنگ بندی ہو گئی ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ پہلے 21 اہداف منتخب کیے گئے پھر نو کیوں کر دیے گئے؟' 'اگر پاکستان واقعی گھٹنے ٹیکنے کو تیار تھا تو آپ کیوں رُکے، آپ کیوں جُھکے۔ آپ نے کس کے سامنے ہتھیار ڈالے؟' انھوں نے مزید کہا کہ 'امریکی صدر 26 بار کہہ چکے ہیں کہ ہم نے جنگ رکوائی۔ صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ پانچ سے چھ جیٹ طیارے مار گرائے گئے ہیں۔ آپ بتاؤ کتنے جیٹ طیارے مار گرائے گئے؟' اُن کا مزید کہنا تھا کہ 'راج ناتھ سنگھ نے بہت سی معلومات دیں، لیکن وزیر دفاع ہونے کے ناطے یہ نہیں بتایا کہ پہلگام میں دہشتگرد کیسے آئے؟ یہ نہیں بتایا کہ بیسرن میں، جہاں ہزاروں لوگ خوشیاں منانے جاتے ہیں، وہاں دہشتگردوں نے 26 افراد کو گولیاں سے کیسے چھلنی کر دیا۔ یہ بتانا چاہیے تھا۔' ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمان کلیان بنرجی نے اس موقع پر کہا کہ 'کیا آپ نے کبھی سُنا ہے کہ کوئی کھلاڑی کرکٹ میں 90 رنز پر کھیل رہا ہو اور کوئی یہ کہہ دے کہ ہمیں تو اننگز ختم کرنی چاہیے؟ یہ صرف مودی جی ہی کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'وزیر اعظم صاحب، آپ نے اپنے ایکس ہینڈل پر ایک بار بھی کیوں نہیں لکھا کہ 'نہیں، آپ (ٹرمپ) غلط ہیں۔ (امریکی) صدر صاحب، آپ نے جو کہا (جنگ بندی کروانے والی بات) وہ غلط ہے۔'' 'آپ ایسا کرنے کی ہمت نہ دکھا سکے۔ آپ امریکی صدر سے اتنے ڈرتے کیوں ہیں؟ آپ کا قد ان کے سامنے گھٹ کر پانچ فٹ کا اور سینہ 56 انچ سے 36 انچ کا کیوں ہو جاتا ہے؟ تاریخ آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔'

سوشل میڈیا پر تبصرے

بہرحال ابھی آپریشن سندور پر پارلیمان میں بحث کا سلسلہ جاری ہے۔ آج یعنی منگل کے روز وزیر دفاع ایوان بالا (راجیہ سبھا) میں اس سلسلے میں حکومت کا مؤقف ایوان کے سامنے رکھیں گے جبکہ دوپہر کو وزیر داخلہ امت شاہ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کا موقف پیش کریں گے۔ ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ وزیر اعظم کب پارلیمان سے خطاب کریں گے۔ انڈین میڈیا کے مطابق آیا آج شام کو یا پھر بدھ کو وہ پارلیمان سے خطاب کر سکتے ہیں۔ اس دوران بہت سے رکن پارلیمان نے ایشیا کپ میں پاکستان کے ساتھ میچ کھیلنے پر بھی سوال اٹھایا ہے اور کہا ہے کہ جب انڈیا نے پاکستان کے ساتھ ہر سطح پر انگیجمنٹ بند کر رکھی ہے تو کرکٹ پر یہ کیوں لاگو نہیں کیا جا رہا ہے۔ ایکس پر پارلیمنٹ میں سوموار کو کی جانے والی تقاریر کے کلپس شیئر کرتے ہوئے سوشل ایکٹوسٹ بھاویکا کپور نے لکھا کہ 'کیا پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر حکومت پر تنقید کرنے والی تقریر کرنا کافی ہے؟ پارلیمنٹ میں اس قسم کی شعلہ بیان تقریروں سے مودی سرکار کو کیا فرق پڑتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ کیا ہمیں سڑکوں پر احتجاج کرنے کے لیے کوئی خاص مبارک تاریخ اور وقت تلاش کرنے کی ضرورت ہے؟' صارف ارجن چڈا نے لکھا کہ حکومتی وضاحتیں سوالات کا جواب دینے کے بجائے معاملہ مزید الجھا رہی ہیں۔ 'آخر آپ اپوزیشن کے سوالوں کا واضح جواب دینے سے کیوں کترا رہے ہیں۔' کانگریس حامی ایک صارف رویندر کپور کے مطابق 'ڈونلڈ ٹرمپ کیوں دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھوں نے بھارت کو جنگ بندی کے لیے مجبور کیا؟ گورو گوگوئی (ڈپٹی ایل او پی ایل ایس) نے پارلیمنٹ میں مودی حکومت کو تباہ کر دیا۔ جب پاکستان گھٹنوں کے بل رحم کی بھیک مانگ رہا تھا تو حکومت نے جنگ بند کر کے ہتھیار کیوں ڈالے؟' صحافی آدتیہ راج کول نے رکن پارلیمان اسدالدین اویسی کی تقریر کو شیئر کرتے ہوئے لکھا: 'اویسی پارلیمنٹ کے اندر پورے انڈیا کے لیے بولتے ہیں۔ بزدلانہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد پاکستان کے ساتھ کوئی کرکٹ میچ قابل قبول نہیں۔ آپ کا ضمیر پاکستان اور انڈیا کے درمیان ایسے کرکٹ میچ کی اجازت کیسے دیتا ہے؟'

(بی بی سی اردو سروس)

یو-ڈائس اور سرل نظام کا انضمام

اساتذہ کے بوجھ میں کمی: تعلیمی نظام میں ایک خوش آئند پیش رفت

عقیل خان بیاولی
موظف صدر مدرس جلگاؤں

ہندوستان کے تعلیمی نظام میں طویل عرصے سے اساتذہ غیر تدریسی ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ تعلیمی معیار بلند کرنے کے بجائے، ان سے مختلف نوعیت کے اعداد و شمار جمع کرنے کے کام لیے جاتے رہے ہیں۔ یو-ڈائس پلس' اور سرل' جیسے دو علیحدہ علیحدہ ڈیٹا بیس نظامات نے اس بوجھ کو مزید بڑھا دیا تھا، جہاں ایک ہی معلومات کو بار بار مختلف پورٹلز پر اپ لوڈ کرنے کی مشقت اساتذہ کے قیمتی وقت کو ضائع کر رہی تھی۔

ایسے میں تعلیمی سال 2025-26 سے یو-ڈائس پلس U-dise plus 'اور سرل' Saral نظامات کے انضمام کا حکومتی فیصلہ نہایت قابل تحسین اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس تعلق سے ریاست کے تعلیمی ڈائریکٹر پرائمری مہیش گنپولے نے بتایا کہ طلبہ کی معلومات اسٹوڈنٹس پورٹل ' پر بھری جائے گی اس فیصلے سے اساتذہ پر غیر تدریسی کاموں کا بوجھ کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ اس اقدام سے نہ صرف اساتذہ کے قیمتی تدریسی وقت کی بچت ہوگی بلکہ تعلیمی اداروں کی کارکردگی میں بھی بہتری آئے گی۔ دوہری اندراج کا خاتمہ جہاں اساتذہ کے ذہنی دباؤ کو کم کرے گا، وہیں تعلیمی اعداد و شمار کی درستگی اور شفافیت میں بھی اضافہ کرے گا۔ تعلیم کے میدان میں ڈیجیٹل انقلابات کا مقصد صرف خانہ پُری نہیں بلکہ نظام کو سہل اور مؤثر بنانا ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اب تک یہ نظامات اساتذہ کے لیے بوجھ بنے ہوئے تھے۔ موجودہ انضمام کا فیصلہ اگر زمینی سطح پر صحیح طریقے سے نافذ ہوا تو یہ اسکولوں کے نظم و نسق میں انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ اساتذہ کو تدریسی سرگرمیوں پر مکمل توجہ مرکوز کرنے کا موقع ملے گا، جو تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے ناگزیر ہے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ اساتذہ کو اس نئے نظام کے استعمال کے لیے مناسب تربیت دی جائے تا کہ ٹیکنیکل رکاوٹیں اس کارآمد فیصلے کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ نیز، طلبہ کی معلومات کے تحفظ اور ڈیٹا پرائیویسی کے لیے بھی سخت ضوابط بنانے کی ضرورت ہے تا کہ ڈیجیٹل نظامات پر عوام کا اعتماد برقرار رہ سکے۔ حکومت کا یہ قدم صرف تکنیکی انضمام نہیں بلکہ ایک تعلیمی وژن کی جانب پیش رفت ہے جہاں اساتذہ کو محض ڈیٹا انٹری آپریٹر نہیں بلکہ علم کا معمار سمجھا جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ فیصلہ تعلیمی میدان میں ایک نئی روح پھونکنے کا کام کرے گا۔

آرٹس کریئٹیو تھیٹر کے زیر انتظام 44 واں سالانہ پروگرام کا شاندار انعقاد!

بھیونڈی: 30/جولائی (رپورٹ: محمد حسین ساحل) بروز اتوار بتاریخ 27 جولائی 2025 کو بھیونڈی کے جی ایم مومن ویمنس کالج میں عرفان برڈی کے معروف ڈرامہ ادارے ایکٹ آرٹس کریئٹیو تھیٹر بھیونڈی" کی جانب سے 44 واں" لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ اور کلچرل پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس باوقار تقریب کے مہمان خصوصی ایڈوکیٹ یاسین مومن تھے۔ لائف ٹائم اچیومنٹ ایواڈ اردو کے معتبر قلمکار خلیق الزماں نصرت، بھیونڈی، شعبہ طب سے وابستہ ڈاکٹر یحییٰ ہدایت اللہ قاضی، اردو تھیٹر ایکسلنس ایوارڈ عدنان سعید سرکھوت اور تعلیمی و ادبی ایوارڈ ڈاکٹر شرمین انصاری اور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کے معاون ہیڈ ماسٹر شفیع عاصم پٹیل کو ان کی طویل تدریسی و انتظامی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ عمان سے آئے ہوئے عرفان برڈی کے داماد ڈاکٹر عبدالقادر بھی پروگرام میں موجود تھے ان کے فرزند نے محمد ڈاکٹر عبدالقادر نے چندر شیکھر آزاد کا رول ادا کرتے ہوئے انگریزی میں اپنے خیالات پیش کیے جسے لوگوں نے کافی پسند کیا۔ اس کے علاوہ دو مزاحیہ ڈرامے دادی ماں کے نسخے جسے مجیب خان نے قلم بند کیا، جس کے ہدایت کار عرفان برڈی اور چوتھے آسمان پر چار بجے جو شام سات بجے پیش کیا گیا جسے شیخ احمد نے تحریر کیا اور اس کے ہدایت کار بھی عرفان برڈی ہے۔ ہر ڈرامہ کے بعد بچوں سے سوال جواب کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ درست جواب پر نقد انعام بھی دیا گیا۔ شروع سے آخر تک اس پروگرام کی نظامت محترمہ صوفیہ مومن اور میرے عزیز ظفر عالم خان نے بڑی چابکدستی سے کی اور پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ محترمہ وحیدہ مومن، عبدالعزیز جو دبئ سے تشریف لائے، اردو کے شاعر محمد ساحل، سمیر بوبڑے اور اردو کے ناول نگار ایم مبین جیسی اہم شخصیات موجود تھیں۔ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے پرنسپل ضیا الرحمن انصاری اور رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول کے پرنسپل شبیر فاروقی اور صغرہ بی تلولی کے پرنسپل سرفراز مرکر کے طلبا نے امتحان میں ٹاپرس کی فہرست میں شامل ہونے پر انہیں بھی اعزاز سے نوازا گیا۔

اشرف پہلوی: 'مغربی سوچ کی حامل' شہزادی جنھوں نے

امریکی و برطانوی ایجنسیوں کے تعاون سے فوجی بغاوت کروا کر ایران کی حکومت گرائی

وقار مصطفیٰ

'تم مرد ہو یا چُوہا؟' یہ سوال شاہِ ایران سے کسی اور نے نہیں بلکہ اُن کی جُڑواں بہن شہزادی اشرف پہلوی نے پوچھا تھا۔ مئی 1972 کی ایک امریکی خفیہ دستاویز 'سنٹرز آف پاور' (طاقت کے مراکز) کے مطابق جب امریکی سفیر نے شاہ کو مشورہ دیا کہ وہ سیاست سے کنارہ کش ہو کر قومی اتحاد کی علامت بن جائیں تو انھوں نے ایک خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا: 'اشرف نے کل ہی مجھ سے پوچھا تھا کہ میں مرد ہوں یا چُوہا؟' سٹیفن کنزر نے اپنی کتاب 'آل دی شاہز مین' میں لکھا ہے کہ 'شہزادی اشرف کی اپنے بھائی کو جھاڑ پلانے کی کہانیاں زبان زدِ عام تھیں، جن میں ایک موقع وہ بھی شامل تھا جب غیر ملکی سفیروں کی موجودگی میں انھوں نے شاہ سے کہا کہ ثابت کرو تم مرد ہو ورنہ سب پر آشکار ہو جائے گا کہ تم ایک چوہے ہو۔' فوجی کمان دار رضا پہلوی، جو بعد میں شاہِ ایران بنے، اور تاج الملوک کے ہاں اپنے بھائی محمد رضا کی پیدائش کے پانچ گھنٹے بعد 26 اکتوبر 1919 کو پیدا ہونے والی شہزادی اشرف الملوک پہلوی طاقت کے اس کھیل میں ایک فیصلہ کُن کھلاڑی تھیں۔ یہی محمد رضا بعدازاں اپنے والد کی جگہ شاہِ ایران بنے تھے۔ لیکن ایک طویل عرصے تک خفیہ رکھی گئی امریکہ کی سی آئی اے کی رپورٹ میں کہا گیا کہ وہ 'قوتِ فیصلہ سے عاری شخص' تھے۔ یہ رپورٹ پہلی بار سنہ 2000 میں نیویارک ٹائمز میں شائع ہوئی تھی۔ اسی دستاویز میں لکھا ہے کہ رضا پہلوی کی شخصیت کے جو اوصاف تھے، وہ سب اُن کے بیٹے کو منتقل نہیں ہوئے۔ 'ایک مبصر نے کہا کہ رضا شاہ کی سب سے بڑی بیٹی شمس نے اُن کی فہم و فراست ورثے میں پائی۔ چھوٹے بیٹے علی نے اُن کی جسمانی طاقت اور اُن کی جڑواں بیٹی اشرف نے ان کی بے رحمانہ عزم و ہمت حاصل کی۔' جبکہ محمد رضا کو اپنے والد کا قومی ترقی کا خواب ورثے میں ملا۔ 'شاہ بننے کے ابتدائی دنوں میں ہی محمد رضا کو اپنے ہی خاندان میں عزت و توقیر حاصل نہ تھی۔ ملکہ مادر (شاہ کی والدہ) بظاہر اپنے سب سے بڑے بیٹے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ اکثر رپورٹس میں بتایا گیا کہ وہ ان کے خلاف سازشیں کرتی رہیں اور علی کو زیادہ موزوں جانشین کے طور پر آگے بڑھاتی رہیں اور ایک موقع پر انھوں نے یہاں تک کہا کہ افسوس (شہزادی) اشرف شاہ نہیں بنی۔' واشنگٹن پوسٹ کے برائن مرفی کے مطابق 1930 کی دہائی کے اوائل میں اشرف پہلوی، اُن کی بڑی بہن شمس اور اُن کی والدہ اُن اولین ایرانی خواتین میں شامل تھیں جنھوں نے روایتی حجاب ترک کیا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق سنہ 1951 سے لے کر سنہ 1953 تک ایران کے وزیر اعظم رہنے والے محمد مصدق کے برطانوی کمپنی کے زیرِ قبضہ ایران کے وسیع تیل ذخائر کو قومی ملکیت میں لینے سے ایران میں شدید سیاسی اور معاشی بحران پیدا ہو گیا۔ 'مصدق اور شاہ کے درمیان حکومت پر اختیار کی مسلسل کشمکش میں اگست 1953 میں جب شاہ نے مصدق کو برطرف کرنے کی کوشش کی تو مصدق کے حامی سڑکوں پر نکل آئے اور شاہ اور اُن کی بہن اشرف پہلوی کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔' 'تاہم چند ہی دنوں میں مصدق کے مخالفین نے امریکی اور برطانوی ایجنسیوں کے تعاون سے ایک فوجی بغاوت کے ذریعے اُن کی حکومت گرا دی اور شاہ کو دوبارہ اقتدار میں واپس لے آئے۔' سنہ 1953 کے اس عمل کو 'آپریشن ایجیکس' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شہزادی اشرف پہلوی نے آپریشن ایجیکس میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے محمد رضا شاہ کا ذہن بدل کر امریکی اور برطانوی خفیہ ایجنسیوں کو اس بغاوت کا آغاز کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ کیا۔ شاہ ابتدا میں اس کارروائی کے سخت خلاف تھے اور کچھ عرصے تک اس کی منظوری دینے سے انکار کرتے رہے۔ سال کے اوائل میں سی آئی اے کے ایجنٹس نے اشرف سے درخواست کی کہ وہ اپنے بھائی سے بات کریں کیونکہ وہ واحد شخصیت تھیں جو شاہ پر اثر ڈال سکتی تھیں۔ مؤرخ سٹیفن کنزر اپنی کتاب 'آل دی شاہز مین' میں لکھتے ہیں کہ 'اشرف اُس وقت فرانس کے کیسینوز اور نائٹ کلبوں میں زندگی کا لطف اُٹھا رہی تھیں، جب (آپریشن کے انچارج سی آئی اے افسر) کرمٹ روزویلٹ کے ایک نمایاں ایرانی ایجنٹ، اسداللہ رشیدیان، اُن سے ملاقات کے لیے پہنچے۔' 'اشرف نے مزاحمت دکھائی تو اگلے روز امریکی اور برطانوی ایجنٹوں کا ایک وفد یہ دعوت مزید 'مؤثر انداز' میں پیش کرنے آ پہنچا۔' 'وفد کی قیادت ایک سینیئر برطانوی خفیہ اہلکار نارمن ڈاربی شائر کر رہے تھے، جو اپنے ساتھ ایک قیمتی منک کوٹ اور نقد رقم کا ایک پیکٹ لائے تھے۔' ڈاربی شائر کے بقول جیسے ہی اشرف کی نظر ان تحائف پر پڑی 'اُن کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور اُن کی مزاحمت ٹوٹ گئی۔' تاہم، اشرف پہلوی کی کتاب 'فیسز اِن اے مِرر: میمائرز فرام ایگزائل' میں اُن کے اپنے بیان کے مطابق انھیں زبردستی فرانس میں جلاوطنی سے وطن واپسی پر آمادہ کرنے کے لیے ایک بلینک چیک پیش کیا گیا، مگر انھوں نے رقم لینے سے انکار کیا اور اپنی مرضی سے ایران واپس آئیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ 1953 کی بغاوت اشرف پہلوی کی اپنے بھائی کو منانے کی کوششوں کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔ انٹرنیشنل جرنل آف مڈل ایسٹ سٹڈیز میں شائع ایک مضمون میں مصنف مارک گیسوروسکی لکھتے ہیں کہ شاہ کو 'نہ تو بغاوت کے فیصلے میں شامل کیا گیا، نہ اس کے طریقۂ کار پر مشورہ دیا گیا، اور نہ ہی اُن سے یہ پوچھا گیا کہ مصدق کی جگہ کون لے گا۔' گیسوروسکی کے مطابق یہ بغاوت زیادہ تر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے مصدق کو کمزور کرنے اور انھیں ہٹانے کے لیے کی گئی تھی اور شاہ اس میں محض ایک علامتی کردار تھے، اصل کارروائی پسِ پردہ غیر ملکی طاقتیں چلا رہی تھیں۔ مصدق کو غداری کے جرم میں تین سال قید کی سزا سنائی گئی اور سزا مکمل ہونے کے بعد باقی زندگی نظر بندی میں گزارنا پڑی۔ اگرچہ ایران کو تیل کی تنصیبات پر علامتی خودمختاری حاصل رہی لیکن سنہ 1954 کے معاہدے کے تحت تیل کی آمدن کا 50 فیصد حصہ ایک بین الاقوامی کنسورشیم کو جاتا رہا جو پیداوار اور فروخت پر مکمل اختیار رکھتا تھا۔

شہزادی اشرف پہلوی: شادیاں اور سکینڈلز

اگرچہ اشرف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھیں مگر اس کے بجائے اُن کی شادی سنہ 1937 میں 18 سال کی عمر میں کر دی گئی۔ شہزادی اشرف نے تین شادیاں کیں جو تینوں طلاق پر منتج ہوئیں اور اُن کے تین بچے تھے۔ سنہ 1980 میں نیویارک ٹائمز کو دیے گئے انٹرویو میں اشرف نے کہا: 'میں کبھی اچھی ماں نہیں رہی کیونکہ میرا طرزِ زندگی ایسا تھا کہ بچوں کے ساتھ وقت نہیں گزار سکی۔' سیاسی مخالفین نے شہزادی اشرف پر کرپشن کے الزامات لگائے اور ان کے ایرانی اداکاروں اور عوامی شخصیات کے ساتھ مشہور زمانہ معاشقوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ امریکی دستاویز کے مطابق شہزادی اشرف کئی برسوں تک شاہی دربار سے وابستہ تقریباً تمام سکینڈلز کی مرکزی شخصیت رہی ہیں۔ 'ان کی اپنے عشاق کے حق میں مداخلتیں بدنام تھیں اور عام طور پر یہ افواہیں بھی گردش میں رہیں کہ وہ خود منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہیں۔ تاہم اب وہ نسبتاً محتاط ہو گئی ہیں اور یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے نیم سفارتی مشن بھی سرانجام دے رہی ہیں۔ اشرف نے اقوامِ متحدہ اور ایران میں خواتین کے حقوق کے فروغ کے لیے بھی سرگرمی سے کام کیا ہے اور دیگر سماجی مقاصد میں بھی حصہ لیا ہے۔' 'اگرچہ اُن کی ساکھ میں بہتری آئی ہے، وہ اپنے کئی پرانے اطوار آج بھی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تعمیراتی ٹھیکیداروں یا مشیروں کے حق میں ان کی سفارشات آج بھی سرکاری ٹھیکے دلوانے میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں، اگرچہ اب بظاہر وہ اس کے عوض کمیشن نہیں لیتیں۔' 'وقت کے ساتھ ساتھ اشرف نے کئی مردوں کو بیوروکریسی میں ترقی دلوانے میں مدد دی ہے۔' '52 سالہ شہزادی کی حالیہ پسندیدہ شخصیت 36 سالہ پرویز راجی دکھائی دیتے ہیں، جو وزیر اعظم ہویدا کے معاون ہیں۔ راجی، جن کے خاندانی تعلقات دو طاقتور گھرانوں سے ہیں، حکومت کے چند باصلاحیت نوجوان افسران میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ آکسفورڈ سے تعلیم یافتہ ہیں اور وزارتِ خارجہ میں خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ انھیں سفیر کے مساوی ذاتی عہدہ بھی دیا گیا ہے۔' 'ایسے تعلقات ذاتی فائدے کے علاوہ باہمی سیاسی فائدے بھی رکھتے ہیں۔ اشرف کو وزیر اعظم کے دفتر تک ایک اہم رسائی حاصل ہوتی ہے، جبکہ راجی کو اپنے مستقبل کے کیریئر میں ایک مؤثر پشت پناہی میسر آتی ہے، بشرطیکہ ان کے تعلقات خوش اسلوبی سے ختم ہوں۔ لیکن اشرف کی دشمنی بھی اتنی ہی مؤثر ہو سکتی ہے۔ اشرف اور سابق وزیرِ خارجہ اردشیر زاہدی کے درمیان کشیدگی 1971 میں زاہدی کی برطرفی کا جزوی سبب بنی تھی۔' اشرف پہلوی پر مالی بدعنوانی کے الزامات بھی لگائے گئے لیکن ان کے مطابق ایسا اس لیے تھا کیونکہ وہ 'مختلف تنظیموں کی انتظامیہ میں سرگرم تھیں۔' ان کے بقول جب مصدق نے انھیں پیرس میں جلاوطن کیا، وہ محدود مالی وسائل کی حامل تھیں۔ تاہم بعد کے برسوں میں کہا گیا کہ انھوں نے بڑی دولت جمع کر لی۔ مرفی کے مطابق اشرف نے اپنی دولت کا سبب اپنے والد رضا شاہ سے وراثت میں ملی زمینوں کی قدر میں اضافے اور وراثت میں ملے کاروباروں کی آمدن کو قرار دیا۔ تاہم نکی کیڈی کی کتاب 'روٹس آف ریولیوشن: این انٹرپریٹیو ہسٹری' اور فریدون ہویدا کی کتاب 'دی فال آف دی شاہ' کے مطابق، اُن کی دولت کے پیچھے کی ایک کہانی یہ بھی ہے کہ جب ایران میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باعث صنعتی ترقی کا دور آیا، تو اشرف پہلوی اور اُن کے بیٹے شہرام نے نئی کمپنیوں کو حکومت سے آپریٹنگ، درآمد، برآمد یا سرکاری معاہدے کی اجازت دلوانے کے بدلے اُن کمپنیوں کے حصص میں سے 10 فیصد یا اُس سے زیادہ بغیر قیمت کے حاصل کیے۔' کہا جاتا ہے کہ سرکاری لائسنس صرف چند بااثر کمپنیوں کو دیے جاتے تھے، جس کے نتیجے میں لائسنس حاصل کرنا ہر کاروبار کے لیے ایک لازمی اور مہنگا مرحلہ بن گیا۔' سنہ 1979 میں نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ 17 ستمبر 1978 کی ایک دستاویز کے مطابق اشرف کے دفتر سے ایک درخواست کی گئی کہ بینک میں موجود اُن کے اکاؤنٹ سے 7,08,000 ڈالر سوئٹزرلینڈ کے یونین بینک آف جنیوا میں موجود اکاؤنٹ میں منتقل کیے جائیں، جسے خفیہ کوڈ SAIPA (یعنی P-rincesse, I-mperiale, A-ltesse, S-on, A-shraf) کے تحت کھولا گیا تھا۔ یہ فرانسیسی زبان میں اُن کی پسندیدہ اصطلاح تھی جس کا مطلب تھا 'شہزادی اشرف، شاہی عظمت کی مالک۔' حسین فردوست نے 'دی رائز اینڈ فال آف دی پہلوی ڈائناسٹی' میں اشرف پہلوی کو منشیات سمگلنگ سے جوڑنے کی بھی کوشش کی۔ اس پر اشرف نے اپنی یادداشتوں میں لکھا: 'میرے مخالفین نے مجھ پر سمگلر، جاسوس، مافیا کی ساتھی، اور ایک بار تو منشیات فروش ہونے تک کا الزام لگایا۔' سنہ 1980 میں اشرف نے نیویارک ٹائمز میں ایک مضمون میں مؤقف اختیار کیا کہ ان کی دولت 'ناجائز ذرائع' سے حاصل نہیں کی گئی، بلکہ وراثتی زمینوں سے تھی جن کی قیمت ایران کی ترقی اور خوشحالی کے باعث کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ وہ اپنی یادداشتوں میں الزامات کا یوں جواب دیتی ہیں: 'میرے والد کی وفات پر مجھے تقریباً 3 لاکھ ڈالر وراثت میں ملے تھے (اور کیسپیئن سمندر کے قریب تقریباً 10 لاکھ مربع میٹر زمین، نیز جرجان اور کرمانشاہ میں کچھ جائیدادیں بھی، جو بعد میں بے حد قیمتی ثابت ہوئیں)۔'

نفسیاتی پہلو

اپنی جوانی میں اشرف پہلوی خود اعتمادی کی کمی کا شکار تھیں۔ انھوں نے لکھا: 'مجھے آئینے میں اپنی شکل پسند نہیں آتی تھی۔ میں کسی اور کے چہرے، گوری رنگت، اور زیادہ قد کی خواہش رکھتی تھی۔ ہمیشہ محسوس کرتی کہ دنیا میں مجھ سے کم قد لوگ بہت کم ہیں۔' شاید یہی احساس اُن کی جرأت مندی کا محرک بنا۔ اپنی یادداشتوں میں وہ لکھتی ہیں: 'بیس سال قبل، فرانسیسی صحافیوں نے مجھے (La Panthère Noire) (کالی چیتی) کا لقب دیا۔ مجھے یہ لقب خاصا پسند آیا اور سچ کہوں تو بعض پہلوؤں میں یہ میرے مزاج سے میل بھی کھاتا ہے۔ چیتے کی طرح میری فطرت پرجوش، باغی اور خود اعتماد ہے۔' 'اکثر مجھے عوامی محفلوں میں خود پر قابو رکھنے کے لیے بڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔ مگر بعض اوقات میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میرے پاس چیتے کے پنجے ہوتے کہ میں اپنے وطن کے دشمنوں پر جھپٹ پڑتی۔' بھائی کے ساتھ تعلق پر وہ کہتی تھیں کہ محمد رضا شاہ اُن کے سب سے قریبی دوست تھے۔ اپنی یادداشتوں میں اشرف لکھتی ہیں 'ہمارے بالغ ہونے سے بہت پہلے میرے لیے اُس کی آواز ہی زندگی کی غالب آواز بن چکی تھی۔'

خواتین کے حقوق

اشرف پہلوی اپنے بھائی کی حکومت کے دوران ایران اور دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کی بھرپور حامی رہیں۔ تاہم ایک مضمون میں مصنفہ کی بوئل نے انھیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور لکھا کہ 'شہزادی جب بین الاقوامی بہن چارے کی بات کر رہی تھیں، تب ایران میں ان ہی کی تقریباً 4,000 'بہنیں' سیاسی قیدی تھیں، جنھیں کسی فوجی یا دیوانی مقدمے کی امید بھی نہ تھی۔' اپنی یادداشتوں میں اشرف پہلوی نے ایران میں خواتین کے خراب حالات کا اعتراف کیا اور اس پر تشویش کا اظہار کیا۔ وہ لکھتی ہیں کہ 'ایران کی عورتوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا، اس کی خبریں انتہائی تکلیف دہ تھیں۔۔۔ وہ الگ تھلگ کر دی گئی تھیں اور دوسرے درجے کی شہری بنا دی گئی تھیں۔۔۔ بہت سی عورتوں کو قید یا جلاوطنی کا سامنا تھا۔' سنہ 1979 کے انقلاب کے بعد اشرف پہلوی نے امریکی بینکار ڈیوڈ راک فیلر سے درخواست کی کہ وہ ان کے بھائی محمد رضا شاہ کو پناہ دلوانے میں مدد کریں۔ انھوں نے اُس وقت کے امریکی صدر جمی کارٹر اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کرٹ والڈہائم پر بھی تنقید کی کہ انھوں نے انقلاب کے آغاز میں شاہ کا ساتھ نہیں دیا۔

جلاوطنی اور وفات

انقلاب کے بعد اشرف نیویارک، پیرس اور فرانسیسی ریویرا میں وقت گزارتی رہیں۔ سات جنوری 2016 کو مناکو میں الزائمر کے مرض کے بعد 96 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت وہ پہلوی خاندان کی سب سے عمر رسیدہ فرد تھیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے لکھا کہ شہزادی اشرف کی بعد کی زندگی شیکسپیئر کے المیے سے کم نہ تھی۔ 'انقلاب کے فوراً بعد پیرس کی ایک سڑک پر ان کے بیٹے کو مار ڈالا گیا، ان کے جڑواں بھائی کینسر سے وفات پا گئے، اُن کی ایک بھتیجی 2001 میں لندن میں منشیات کی زیادتی سے مر گئی اور ایک بھتیجے نے دس برس بعد بوسٹن میں خودکشی کر لی۔' ولیم گرائمز نے نیویارک ٹائمز میں لکھا کہ 'اشرف پہلوی ایک دلکش مگر متنازع شخصیت تھیں۔ مغربی سوچ کی حامل، جدید، نفاست سے ملبوس، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں روانی سے بات کرنے والی، اعلیٰ طبقے کی زندگی کی شوقین۔' 'اُن کی شہرت ایک سخت گیر سیاسی کھلاڑی کی تھی، جو اپنے بھائی، شاہ محمد رضا پہلوی کی آمرانہ حکومت کی کھلم کھلا وکالت کرتی تھیں۔' اے پی کے مطابق ان کا کہنا تھا: 'میرے بھائی کی موت کے بعد، اگر ہمارے پاس واقعی وہ 65 ارب ڈالر ہوتے جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں، تو ہم نے ایران کو پلک جھپکتے ہی واپس لے لینا تھا۔' وقت کے ساتھ وہ عوامی منظرنامے سے آہستہ آہستہ اوجھل ہوتی گئیں، تاہم 1994 میں وہ امریکی صدر رچرڈ نکسن کی آخری رسومات میں شریک ہوئیں۔ انھوں نے ہمیشہ کہا کہ انھیں اپنی زندگی پر کوئی پچھتاوا نہیں۔ 'میں اگر دوبارہ جیئی تو وہی سب کچھ کروں گی۔ سب گزر گیا ہے، اب صرف یادیں ہیں۔ لیکن وہ پچاس سال بڑی عظمت اور جاہ و جلال سے بھرپور تھے۔'

تھیٹرز کے بعد اب یوٹیوب پر 'ستارے زمین پر' چمک رہا ہے، عامر خان نے ریلیز کر دیا!

ممبئی: 30/جولائی (ایم ملک) ایک منفرد اور پہلی بار فیصلہ کرتے ہوئے عامر خان نے اپنی نئی فلم کو تھیٹر میں ریلیز کرنے کے فوراً بعد یوٹیوب موویز آن ڈیمانڈ پر ریلیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ یہ فلم سستے اور آسان طریقے سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچ سکے۔ یہ جرات مندانہ فیصلہ پوری دنیا میں فلموں کی ریلیز کے طریقہ کار کو ایک نئی سمت دیتا ہے۔ اس طرح ستارے زمین پر صرف یوٹیوب پر دیکھا جائے گا اور کسی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر ریلیز نہیں کیا جائے گا۔ عامر خان نے آج اعلان کیا کہ ان کی سپر ہٹ تھیٹر فلم ستارے زمین پر اب یکم اگست 2025 سے دنیا بھر میں یوٹیوب پر ریلیز کی جائے گی۔ یہ ایک جرات مندانہ اور نیا قدم ہے، جس میں 2025 کی کامیاب ترین فلموں میں سے ایک کو براہ راست لوگوں کے گھروں تک پہنچایا جائے گا۔ دل دہلا دینے والے فیملی ڈرامے میں عامر خان، جینیلیا دیش مکھ کے ساتھ 10 ذہنی معذوری والے اداکار شامل ہیں۔ یہ فلم ہندوستان میں 100 روپے میں دستیاب ہوگی اور 38 ممالک بشمول امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، آسٹریلیا، جرمنی، انڈونیشیا، فلپائن، سنگاپور اور اسپین میں مقامی قیمتوں کے ساتھ دستیاب ہوگی۔ عامر خان کے ستارے زمین پر، جسے 2007 کے کلاسک ترے زمین پر کا روحانی جانشین کہا جاتا ہے، محبت، ہنسی اور شمولیت کا جشن مناتا ہے۔ اس فلم نے لوگوں کے دلوں کو چھو لیا ہے اور اس نے آج تک دنیا بھر میں 250 کروڑ سے زیادہ کی کمائی کی ہے۔ اب، ناظرین یوٹیوب پر فلم کو تھوڑی سی فیس کے لیے کرائے پر لے سکتے ہیں، جس سے ہر گھر اور موبائل اسکرین کو عوامی تھیٹر بنایا جا سکتا ہے۔ یہ فیصلہ پریمیم سنیما کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے قابل رسائی بناتا ہے، چاہے وہ گھر پر ہوں یا چلتے پھرتے، انٹرنیٹ کنکشن کے ساتھ۔ ان ناظرین کے لیے جو اسے تھیٹرز میں کھو چکے ہیں یا اسے دوبارہ دیکھنا چاہتے ہیں، یہ ایک بہترین اور آسان آپشن ہے۔ ستارے زمین پر نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے نئے سامعین تک پہنچنے کے لیے بڑی زبانوں میں سب ٹائٹلز اور ڈبنگ کے ساتھ بھی دستیاب ہوگا۔ ستارے زمین پر کی آن لائن ریلیز سے یوٹیوب کی زبردست رسائی اور فلم تک آسان رسائی کا فائدہ ہوتا ہے۔ عامر خان پروڈکشن کی مزید پسندیدہ فلمیں مستقبل میں اس پلیٹ فارم پر ریلیز کی جائیں گی۔

مالیگاؤں 2008ء بم دھماکہ مقدمے کا سامنا کر رہے بھگوا ملزمین کی قسمت کا فیصلہ جمعرات کے دن

جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی مدد سے بم دھماکہ متاثرین نے ملزمین کو مقدمہ کا سامنا کرنے پر مجبور کیا

ممبئی 29/ جولائی: مہاراشٹر کے صنعتی اور گنجان مسلم آبادی والے شہر مالیگاؤں میں رونما ہونے والے بم دھماکہ مقدمہ کا فیصلہ 31/ جولائی یعنی کے جمعرات کے روز منظر عام پر آجائے گا، اس مقدمہ کا سامنا کر رہے 7/ ملزمین سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، کرنل پروہت، میجر اپادھیائے، اجئے راہیکر، سمیر کلکرنی، سدھاکر دھر دویدی اور سدھاکر اونکار چترویدی کی قسمت کا فیصلہ خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی کے ہاتھوں میں۔ اس مقدمہ کا یہاں تک پہنچانے میں بم دھماکہ متاثرین کی کوششوں کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بم دھماکہ متاثرین کی انتھک محنتوں کی وجہ سے بھگوا ملزمین کو مقدمہ کا سامنا کرنے پر مجبور ہونا پڑا، یہ ملک میں دہشت گردی کا پہلا ایسا مقدمہ ہے جس میں متاثرین نے ٹرائل کورٹ کی تقریباً ہر تاریخ پر عدالت میں موجود رہے اور پھر گواہان کی گواہی کے اختتام کے بعد ملزمین کے خلاف تحریری بحث بھی داخل کی اور عدالت سے انہیں سخت سے سخت سزا دیئے جانے کی گذارش کی۔ بم دھماکہ متاثرین نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کے توسط ہر موقع پر ملزمین کی مخالفت کی پھر چاہئے وہ ملزمین کی ضمانت عرضداشت ہو یا پھر مقدمہ سے ڈسچارج کی عرضداشت، نچلی عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک ملزمین کی درخواستوں کی مخالفت کی گئی۔ بم دھماکہ متاثرین نے مقدمہ کی جلد سماعت کے لیئے ہائی کورٹ اور ٹرائل کورٹ میں متعدد عرضداشتیں داخل کی، انصاف کے لیئے ملزمین کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں سپریم کورٹ آف انڈا نے مہاراشٹر سرکار کو حکم دیا کہ وہ اس اہم مقدمہ کی سماعت کے لیئے خصوصی عدالت کا قیام عمل میں لائے۔ اس مقدمہ میں جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی درخواست پر سینئر وکیل بی اے دیسائی (سابق ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا) نے رضا کارانہ طور پر نچلی عدالت اور ہائی کورٹ میں سیکڑوں تاریخوں پر پیش ہوئے، اسی طرح ایڈوکیٹ شریف شیخ، ایڈوکیٹ عبدالوہاب خان، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ انصار تنبولی و دیگر نے خصوصی این آئی اے عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک متاثرین کی نمائندگی کی۔ بم دھماکہ متاثرین کے اعتراضات کو قبول کرتے ہوئے خصوصی این آئی اے عدالت نے ملزمہ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کو مقدمہ سے ڈسچارج نہیں کیا تھا جبکہ این آئی اے نے خصوصی عدالت سے ملزمہ کو مقدمہ سے ڈسچارج کرنے کی گذارش کی تھی۔ خصوصی این آئی اے عدالت میں سال 2016/ میں این آئی اے کی جانب سے اضافی چارج شیٹ داخل کیئے جانے کے بعد سے بم دھماکہ متاثرین نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کے توسط سے مداخلت کرنا شروع کیا۔ ملزمین کی جانب سے یو اے پی اے قانون کے اطلاق کو چیلنج کرنے والی عرضداشت کی سپریم کورٹ تک مخالفت کی۔ سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کے الیکشن لڑنے کے خلاف نچلی عدالت میں عرضداشت داخل کی گئی۔ عدالتی کارروائی بند کمرے میں کیئے جانے کی ملزمین کی عرضداشت کی مخالفت کی گئی۔ بم دھماکہ متاثرین نے انصاف کے لیئے ہمیشہ کوشش کی اور انہیں امید ہے کہ عدالت ان کے ساتھ انصاف کریگی۔ 3/ دسمبر 2018 کو خصوصی این آئی اے عدالت میں پہلے سرکاری گواہ کی گواہی عمل میں آئی جبکہ 4/ستمبر 2023 کو آخری سرکاری گواہ نمبر 323 کی گواہی کا اختتام ہوا۔ اس درمیان 40/ سرکاری گواہان اپنے بیانات سے منحرف ہوئے۔ 19/ستمبر 2023 کو سی آر پی سی کی دفعہ 313/ کے تحت ملزمین کے بیانات کا اندراج شروع ہوا جس کا اختتام 12/ اگست 2024 کو ہوا۔ 26/ جون 2024 سے 20/ جولائی 2024/ کے درمیان عدالت نے 8/ دفاعی گواہان کے بیانات کا اندراج کیا۔ 27/ستمبر 2024 کو وکیل استغاثہ کی حتمی بحث کا اختتام عمل میں آیا جبکہ 3/ مارچ 2025 کو دفاعی وکلاء اور اپنا دفاع خود کرنے والے ملزم سمیر کلکرنی کی حتمی بحث کا اختتام عمل میں آیا۔ 19/ مارچ 2025 کو خصوصی این آئی اے عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا۔ دوران سماعت عدالت نے 10842/ دستاویزات کو اپنے ریکارڈ پر لیا جبکہ 405/ آرٹیکل بھی عدالتی کارروائی میں درج ہوئے۔ اس مقدمہ اے ٹی ایس اور این آئی اے نے کل 495/ سرکاری گواہان کو ملزمین کے خلاف گواہی دینے کے لیئے نامزد کیا تھا جس میں 323/ گواہان کو عدالت میں طلب کیا۔ دوران سماعت 25/ گواہان کی موت ہونے کی وجہ سے انہیں گواہی کے لیئے طلب نہیں کیا جاسکا جبکہ بقیہ گواہان کی گواہی کو استغاثہ نے اہمیت نا دیتے ہوئے انہیں عدالت میں طلب نہیں کیا۔ اس مقدمہ کی پانچ خصوصی ججوں نے سماعت کی جن کے نام وائی ڈی شندے، ایس ڈی ٹیکالے، ونود پڈالکر، پی آر سٹرے اور اے کے لاہوٹی ہیں۔ 29/ستمبر 2008 کو (رمضان المبارک) عشاء کی نماز کے عین وقت پر بھکو چوک میں شکیل گڈس ٹرانسپورٹ کمپنی کے پاس موٹر سائیکل پر بم دھماکہ ہوا تھا جس میں 6/ لوگ شہید اور 101/ زخمی ہوئے تھے۔ بم دھماکوں میں شہید ہونے والوں کے نام فرحین شگفتہ شیخ لیاقت، شیخ مشتاق شیخ یوسف، شیخ رفیق شیخ مصطفی، عرفان ضیاء اللہ خان، سید اظہر سید نثار اور ہارون شاہ محمد شاہ ہے۔ 30/ستمبر 2008 کو رات 3/ بجے مقامی آزاد نگر پولس اسٹیشن نے ایف آئی آر داخل کی جس کر نمبر 130/ 2008 ہے۔ 21/ اکتوبر 2008 کو مہاراشٹرا اے ٹی ایس نے مقدمہ کی تفتیش اپنے ہاتھوں میں لیکر مقدمہ کو دوبارہ درج کیا جس کا نمبر 18/ 2008/ دیا گیا جس کے بعد کل 12/ ملزمین کی گرفتاری عمل میں آئی جن کے نام سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر، کرنل پروہت، میجر اپادھیائے، اجئے راہیکر، سمیر کلکرنی، سدھاکر دھر دویدی، سدھاکر اونکار چترویدی، راکیش دھاوڑے، جگدیش چنتامن مہاترے، شیونارائن گوپال سنگھ کلسانگرا، شیام شاہو اور پروین وینکٹیش ٹکلی ہیں۔ 20/ جنوری 2009 کو اے ٹی ایس نے خصوصی مکوکا عدالت میں ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی۔ 1/ مارچ 2011/ کو قومی تفتیشی ایجنسی NIA نے اے ٹی ایس سے مقدمہ اپنے ہاتھ میں لیا اور مقدمہ دوبارہ رجسٹرڈ کیا جس کا نمبر 5/ 2011/ دیا گیا۔

ملّت میں اسکول پارلیمنٹ الیکشن کا شاندار انعقاد، صنوبر سلیم ۳۵ ویں صدر منتخب

جلگاؤں (شیخ زیان احمد) طلبہ مستقبل میں ملکِ عزیز کی جمہوری اقدار کو اور اپنے حقوق و فرائض کو بہتر طور پر سمجھ سکیں، سیاسی بصیرت اور شعور طلبہ میں پیدا ہوں، سیاست کی سمجھ ان میں پروان چڑھے، طلبہ اپنے ملک کی سیاست میں سرگرم عمل حصہ لینے لائق بنیں تا کہ وہ سیاست اور سیاسی سازشوں کا شکار ہونے بچ سکیں اور سیاست کی ساکھ کو بہتر بنانے میں بہترین کردار ادا کرسکیں، اُن میں لیڈرشپ کی صلاحیت پیدا ہوں۔ اِن مقاصد کے حصول کے لئے ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج مہرون جلگاؤں میں ابتداء سے ہی طلبہ کے لئے الیکشن کے عین مطابق انتخابات کا انعقاد کر کے انھیں عملی مشق کروائی جاتی ہے۔ اِلیکشن کی یہ عملی مشق اسکول کے شروعاتی دور سے ہی اوّلین صدر مدرس محمد رفیق شاہ سر کی ایماں پر منعقد ہوتی ہے۔ آج شہر و اطراف کی بہت سی اسکولس میں اس طرح کے الیکشنس منعقد کئے جانے لگے ہیں۔ امسال ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج مہرون جلگاؤں میں ۳۵ ویں اسکول پارلیمنٹ الیکشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے چیف الیکشن کمیشنر کے طور پر معاون مدرس پٹھان وسیم انیس خان نے فرائض ادا کئے، جبکہ ڈپٹی الیکشن کمیشنر سید آصف سر تھے۔ اس الیکشن میں جماعت پانچویں سے بارہویں کے تقریباً 1400 طلباء و طالبات نے اپنا حقِ رائے دہی ادا کیا جس کا ووٹنگ اوسط 98 فیصد سے زائد رہا۔ جن میں سے 2 فیصد ووٹ مسترد ہوئے۔ الیکشن میں تین پارٹیاں نیشنل گروپ، فلاحی گروپ، عوامی گروپ نام سے بنائی گئیں۔ اِمسال ان پارٹیوں کے سیاسی نشان بھی تبدیل کئے۔ نیشنل گروپ: نشانی ہوائی جہاز، فلاحی گروپ کی نشانی کار اور عوامی گروپ کی نشانی ٹرین رکھی گئی تھی جو نقل و حمل کے ساتھ تیز رفتار ترقی کو ظاہر کرتی ہے۔ طلبہ الیکشن میں کامیاب ہوں اس کے لئے سیاسی داؤ پیچ سیکھانے نیز ان کی مناسب رہنمائی کے لیے تین معاون اساتذہ بطور ہائی کمان (پارٹی صدر) مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان میں عتیق اللہ خان سر (نیشنل گروپ)، عطاء الرحمن شاہ سر (عوامی گروپ) اور شعیب خان سر (فلاحی گروپ) نے یہ ذمہ داری ادا کی۔ ان پارٹیوں نے 9 نشستوں پر اپنے 27 امیدواروں کو الیکشن میں مقابلے کے لئے اتارا۔ جس میں نیشنل گروپ نے چار نشستوں پر جیت حاصل کی اور فلاحی گروپ نے چار نشستوں پر جبکہ عوامی گروپ نے صرف ایک نشست پر جیت حاصل کی لیکن صدر کا عہدہ حاصل کر کے عوامی گروپ نے بازی مار لی۔ روایت کے مطابق اس الیکشن میں بھی تمام اساتذہ کا تعاون حاصل رہا۔ پولنگ آفیسر، کاؤنٹنگ آفیسر، رزلٹ اناؤنسر جیسی مختلف ذمہ داریاں سبھی اساتذہ نے بحسن و خوبی انجام دیں۔ امسال انتخابی کاروائی کے افتتاح کے لئے شہر کے نائب تحصیلدار نوین بھاؤسار صاحب (انتخابی شاخ، جلگاؤں) جناب نتین مالی صاحب (انتخابی شاخ، جلگاؤں)، ماؤلی صاحب (انتخابی شاخ، جلگاؤں) کے علاوہ اسکول انتظامیہ کے صدر محمد رفیق شاہ سر، سکریٹری فرید شیخ سر، جوائنٹ سکریٹری سید عابد علی سر، خازن شیخ ایاز الدین سر، رُکن نثار احمد سر، رُکن عبدالقیوم شاہ سر بطور مہمانان موجود تھے۔ افتتاح کے بعد اسکول کی انتظامیہ کی جانب سے آئے ہوئے مہمانان کو قرآن کریم کا مراٹھی ترجمہ نیز اسلامی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ طلباء و طالبات نے اس الیکشن میں فعال حصہ لے کر اپنا حقِ رائے دہی کا عملی تجربہ کیا۔ یہ انتخابات اسکول کی ترقی اور طلبہ کی میں نمائندگی (لیڈرشپ) کی صلاحیت پروان چڑھانے کے حوالے سے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں۔ امسال کے انتخابی نتائج طلباء و طالبات کی سیاسی شعور اور انتخابی جذبہ کی عکاسی ہے۔ اس مکمل سرگرمی میں اسکول کے صدر مدرس حفیظ منیار سر، سوپروائزر سید مختار سر، کی خصوصی رہنمائی حاصل رہی۔ نتائج کا اعلان شیخ زیان احمد سر اور وسیم حمید سر نے دلچسپ انداز میں کیا۔ تمام کامیاب امیدوار طلبہ کو یومِ جمہوریہ کی تقریب میں مہمانان کے ہاتھوں اپنے عہدہ کا عہد دیا جائے گا۔

اُردو یونیورسٹی ملک کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے: انجنی کمار آئی پی ایس

نئے تعلیمی سال میں داخلہ لینے والے طلبہ کے لیے تعارفی پروگرام کا آغاز

حیدرآباد، 29 جولائی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ملک کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ یہاں کشمیر سے کیرالہ تک بیشتر ریاستوں کے طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جو اس یونیورسٹی کو ایک چھوٹا ہندوستان بناتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جناب انجنی کمار، آئی پی ایس، ڈائرکٹر جنرل جیل و اصلاحی خدمات، آندھرا پردیش نے کیا۔ وہ اردو یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے طلبہ کے تعارفی پروگرام میں بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس پروگرام کی پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ جناب انجنی کمار نے مزید کہا کہ آئی ٹی انقلاب ہماری زندگیوں میں نمایاں تبدیلی کا سبب بنا ہے۔ ان سہولیات سے فائدہ اٹھانا ہر طالب علم کے لیے ضروری ہے۔ انجنی کمار نے دینکشا کے معنی و مفہوم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک آغاز ہے، سیکھنے کا عمل کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کو کامیابی کے لیے چند اہم نکات سے آگاہ کیا۔ جس میں ہنر (اسکل)، محنت، ہم آہنگی، نتیجہ خیزی، وقت کی پابندی، اچھی صحت، درست ارادہ اور مسلسل خود احتسابی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے ساتھ بہتری نہ لانے والے پیچھے رہ جاتے ہیں، جیسا کہ نوکیا کمپنی کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے بسمارک کا قول دہراتے ہوئے کہا کہ ”عقلمند وہ ہے جو دوسروں کی غلطیوں سے سیکھتا ہے“، اور طلبہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی غلطیوں سے سیکھیں۔ دانش مندانہ فیصلے لے کر اپنے کیریئر کو کامیاب بنائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آج کی مسابقت صرف قومی نہیں بلکہ عالمی ہے، اس لیے عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نئے تعلیمی سال میں داخلہ لینے والے طلبہ کی اس تعارفی تقریب کی صدارت شیخ الجامعہ پروفیسر سید عین الحسن نے کی، انہوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو یونیورسٹی میں داخلہ کے مقاصد واضح رکھنے چاہیے۔ ان کے مطابق کلاس روم، لائبریری، کھیل کود، ثقافتی سرگرمیاں، ہاسٹل کی زندگی اور اساتذہ کے احترام کو طالب علم کی شخصیت سازی کے اہم عناصر ہیں۔ اپنے خطاب میں انہوں نے طلبہ کو ترغیب دی کہ وہ حصول تعلیم کے ذریعہ عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد، ڈین سٹوڈنٹ ویلفیئر پروفیسر سید علیم اشرف جائسی اور ڈائرکٹر ایڈمشن پروفیسر ایم ونجا نے خطاب کیا اور طلباء کو یونیورسٹی کی مختلف سرگرمیوں کا تعارف پیش کیا۔ پروفیسر سمیع صدیقی صدرنشین، طلبہ تعارفی پروگرام نے اظہارِ تشکر پیش کیا جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر جرار احمد، کنوینر، طلبہ تعارفی پروگرام نے انجام دیے۔

تنظیم گیت چاندنی کے زیر اہتمام ادبی اجلاس مشاعرہ کا انعقاد

حیدرآباد: 30/ جولائی (راست) ادبی و شعری سرگرمیوں میں متحرک اور مقبول ادارہ گیت چاندنی کے زیر اہتمام ہر ماہ منعقد ہونے والے ادبی اجلاس و مشاعرہ کی 335 ویں نشست معظم جاہی مارکٹ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر گیت چاندنی کے 44 ویں سال کا جشن بھی منایا گیا۔ اجلاس کی صدارت ادارہ کے معاون خزانچی ٹھاکر دنیش سنگھ نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض شاعر و ادیب اور رسالہ گولکنڈہ درپن کے مدیر گووندا کشے نے انجام دیئے۔ انہوں نے سامعین کو ادارہ کی ادبی سرگرمیوں سے واقف کراتے ہوئے بتایا کہ نو ودت پرواہ نامی ہندی ہفت روزہ، جو کہ دہرادون (اتراکھنڈ) سے شائع ہوتا ہے، گذشتہ پانچ برسوں سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالے کے 2025 کے شمارہ نمبر 6 پر حیدرآباد کے دانشور ادباء و شعرا نے گہرائی سے گفتگو کی۔ رسالے کے مدیر راج نیش کمار ترویدی، معاون مدیر ڈاکٹر رینو پنت، اور خبر ایڈیٹر رشمی آلوک ہیں۔ مشاعرہ کی ابتدا نوجوان شاعر سنت کمار منڈل جاگرتی نے کی، جنہوں نے ڈاکٹر دیو کی نندن شرما، ممتا تیواری مردل، سونم منجوشری عمر کی نظموں کو فکری لحاظ سے اہم قرار دیا اور ان کی لسانی خوبیوں کی بھی ستائش کی۔ سینئر شاعر اُمیش چندر شریواستو نے ڈاکٹر مدھو پردھان، آلوکیشور چانڈال، پرتبھا سنگھ اور جے کمار بھاردواج کی نظموں میں فطرت کے حسین مناظر، برسات کی موسیقی اور پودوں کی خوشبو کے مؤثر بیان کو سراہا۔ معروف شاعرہ رتن کلامشرا نے پدماوت جیسے نسائی مرکزیت پر مبنی رزمیہ نظم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں عورت و مرد کے درمیان محبت کے گہرے رشتے اور اس جذبہ کی منفرد نوعیت کو بخوبی اجاگر کیا گیا ہے۔ صدر اجلاس ٹھاکر دنیش سنگھ نے نو ودت پرواہ میں شائع شدہ مواد کو نہایت فکر انگیز قرار دیا اور کہا کہ ادب کو عوامی مفاد اور قومی شعور سے مربوط ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ لوک گیتوں کی جانب توجہ دینی چاہیے کیونکہ ان میں ہی ادب کا بیج پوشیدہ ہے۔ مہمان خصوصی شروتی کانت بھارتی نے گیت چاندنی کی ان نشستوں کو ملک بھر میں نایاب قرار دیا اور کہا کہ یہاں جو تنقیدی گفتگو کی جاتی ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے نوجوان بڑوں کا احترام نہیں کرتے۔ اس موقع پر منعقدہ مشاعرہ میں شعراء تشکیل انور رزاقی، جلیس بھارتی، خلیش حیدرآبادی، پونم جودھپوری، شوبھا دیش پانڈے، آر۔ درگا راج پٹون، سنت کمار منڈل جاگرتی، اُمیش چندر شریواستو، رتن کلامشرا، ٹھاکر دنیش سنگھ اور گووندا کشے نے موجودہ معاشرتی مسائل، ، طنز و مزاح اور مختلف موضوعات پر اپنی نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ وشوناتھ پینڈھارکر، بنسی لال نے انتظامات میں حصہ لیا۔ آخر میں رتنا کلامشرا نے شکریہ ادا کیا۔

مجلسِ کے لاتور ضلع کے آبزرور بنائے گئے فیروز لالہ

ناندیڑ: 30/ جولائی: ناندیڑ آنے والے لوکل باڈیز انتخابات کی سبھی پارٹیوں نے تیاریاں شروع کردی ہے۔ ایم آئی ایم پارٹی نے بھی اسی طرز پر تیاریاں شروع کی ہے کچھ دن پہلے مہاراشٹر کی مجلسِ کی باڈی برخاست کرنے کے بعد آج لاتور ضلع کے آبزرور کے لیئے ناندیڑ کے فیروز لالہ کا انتخاب کیا گیا، اس کی جانکاری مجلسِ کے ریاستی صدر امتیاز جلیل نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے دی۔

محمد رفیع کی یاد میں موسیقی ریز پروگرام

ناندیڑ۔ 29 جولائی (نامہ نگار) عظیم افسانوی پلے بیک سنگر محمد رفیع صاحب کی 45 ویں برسی کے موقع پر یہاں کے وساوا پیلیس ہوٹل، شیواجی نگر، کے بینکویٹ ہال میں ”کالی گھٹا چھائی آئی آئی تیری یاد آئی“ عنوان کے تحت میلوڈی میوزیکل گروپ ناندیڑ کی جانب سے ایک موسیقی ریز پروگرام بتاریخ 31/ جولائی 2025 شام ساڑھے چھے بجے پیش کیا جا رہا ہے جسمیں خود رفیع صاحب کے کچھ یادگار نغمے اس پروگرام کا حصہ بنیں گے۔ گلوکاروں میں ناندیڑ کے مشہور فنکار اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے جن میں منظور ہاشمی، دارا سودے، نعیم عبدالغفار، ایس آر شفیق، شیواجی ٹاک، دتا پاروکیر، انورادھا دیش پانڈے، ورشا سودے اور ویشنوی پاروکیر شامل ہیں۔ منتظمین نے اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی گزارش کی ہے۔

وارثانِ حرف و قلم کا بیڑ دورہ، شاہ حسین نہری اور محمد حامد مظہر کی عیادت

بیڑ: 29/ جولائی: آج وارثان حرف و قلم کا وفد محمد وصیل صاحب کی قیادت میں محمد حامد مظہر برادر خالد سیف الدین کی عیادت کے لئے بیڑ گیا تھا۔ اللہ انہیں صحت و تندرستی عطاء فرمائے۔ ان کے ساتھ ساتھ بیڑ میں موجود شاہ حسین نہری صاحب کی بھی ہم نے عیادت کی جو ان دنوں بیڑ میں صفی انوری صاحب کے گھر میں فریش ہیں۔ ہم لوگ ان سے ملنے پہنچے تو شاہ حسین نہری صاحب نے ہمیں اپنی کلیات گل کنج سے بھی فرداً فرداً نوازا۔ اس موقع کی یہ تصویر گروپ کی نذر کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ابراہیم انوری صاحب، خالد سیف الدین صاحب، محمد وصیل صاحب، ابوبکر رہبر صاحب، صفی انوری صاحب، سید کامل صاحب اور خاکسار جمیل احمد خان موجود تھے۔ اللہ ہر دو اشخاص کو مکمل صحت اور تندرستی سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

مساجد کمیٹی، اسکولس و مدارس اسلامی کوئز کا انعقاد کریں: محمد نعیم الدین

حیدرآباد: 30/ جولائی (راست) نئے تعلیمی سال کے ابتداء میں مساجد کمیٹی، مدارس و اسکولس نماز، اخلاق و تربیت، گھر کے طور طریقہ، ماں باپ کی خدمت، حفظان صحت، ٹرایفک رولس وغیرہ سیکھانے کیلئے اسلامی کوئز و عملی تربیتی مقابلے رکھیں۔ ساتویں تا دسویں جماعت کے بچوں کو جوڑیاں بنا کر اپنی اپنی کلاس میں زبانی صرف 15 منٹ سکھائیں۔ 21 دن، 40 دن، 3 ماہی انعامات بچوں کو اوران کی والدہ کو استاد کو پہلا، دوسرا، تیسرا انعام دیں۔ ہفتہ وار امتحان منعقد کریں۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اصلاح معاشرہ کی جانب سے خضرا کالونی، اکالپور میں منعقدہ اجتماع سے محمد نعیم الدین خادم اصلاح معاشرہ نے کیا۔ عبدالحمید خضر نے اخلاق و کردار، صلوۃ کی مہارت پیدا کرنے کا پمفلٹ پڑھ کر سنایا۔ اسلامی کوئز کی کتابیں، سیرت رسولؐ (اردو، ہندی، تلگو، انگلش) اور ماں کی گود بچوں کا پہلا مدرسہ حاصل کرنے کیلئے واٹس ایپ 9396420658 یا ویب سائٹ www.islahemashra.com سے ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔ حافظ سعید الرحمن نورانی نے تلاوت کی اور دعا فرمائی۔ ڈاکٹر تقی الدین و دیگر نے شرکت کی۔

اسکولوں کی سنچ مانیتا (سیٹ کی منظوری) کے لیے

30 ستمبر کی طلباء کی تعداد کو امسال بھی قبول کیا جائے، اساتذہ کی تنظیم کا مطالبہ

جلگاؤں: 30/ جولائی (عقیل خان بیاولی) ریاستی حکومت نے مطلع کیا تھا کہ 31 جولائی 2025 تک کی طلباء کی تعداد کو تعلیمی سال 2025-26 کے لیے قبول کیا جائے گا۔ تاہم ایسا کرنے کے بجائے ہر سال کی طرح امسال بھی 30 ستمبر کی تعداد کو قبول کیا جائے، مہاراشٹر اسٹیٹ ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ریاستی سکریٹری لائیق پٹیل نے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ اب تک، ریاست میں ہر سال 30 ستمبر کو طلباء کی تعداد پر غور کر کے داخلے قبول کرتی رہی ہے۔ لیکن تعلیمی سال 2025-26 کے لیے 31 جولائی تک کے اعداد و شمار کو قبول کیا جائے گا۔ اس سے ریاست کے تعلیمی حلقے میں انتشار کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ جماعت 1 تا 12 کے داخلے ابھی تک ہر جگہ جاری ہیں۔ آدھار کارڈ کا اجراء، پیدائش کے اندراج کے سرٹیفکیٹ وقت پر نہیں مل رہے ہیں۔ چونکہ کسان دیہی علاقوں میں کام کر رہے ہیں اس لیے داخلہ کے کاغذات وقت پر نہیں مل رہے ہیں۔ اساتذہ کے تبادلے کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جب سے اس سال سے گیارہویں جماعت کے آن لائن داخلے شروع ہوئے ہیں، کئی تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے آج تک پچاس فیصد بھی داخلے نہیں ہو سکے۔ اس لیے چونکہ ریاست میں ہزاروں طلبہ 31 جولائی کو بھی U-DICE سے باہر ہوں گے، اس لیے تنظیم ھذا نے ریاست کے تعلیمی کمشنر اور تعلیم کے ڈائریکٹر سے ایک میمورنڈم کے ذریعے درخواست کی ہے کہ اس آخری تاریخ کو پہلے کی طرح 30 ستمبر 2025 تک قائم کی جائے۔ ہم نے ان سے فون پر بھی اس مسئلے پر بات کی ہے اور ان سے درخواست کی ہے کہ اس مسئلے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے فوری فیصلہ کریں۔ اسی مناسبت سے لائیق پٹیل سیکرٹری نے یقین ظاہر کیا ہے کہ جلد ہی متوقع فیصلہ لیا جائے گا۔ جو تعلیمی اداروں اور طلباء کے حق میں بہتر ہوگا۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبے کا انعقاد

دہلی: 30/ جولائی: اردو کے فعال ادارے غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبہ کا انعقاد ایوان غالب میں ہوا۔ ہندی کے معروف اسکالر پروفیسر پرشوتم اگروال نے اس خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا شہریار نے کا یہ کہنا ’حد نگاہ تک غبار ہی غبار ہے‘ آج اپنے معنی کسی دوسرے انداز میں کھولتا ہے۔ یہ عہد بھی غبار میں لپٹا ہوا ہے۔ غبار نے ہماری بینائی نہیں بلکہ صحیح اور غلط میں تمیز کی صلاحیت چھین لی ہے۔ ’مہابھارت‘ میں دھرت راشٹر نے کہا ہے کہ دھرم کی تعریف خاصی پیچیدہ ہے کبھی ایسے حالات بھی ہوتے ہیں جب دھرم ہی ادھرم اور ادھرم ہی دھرم بن جاتا ہے۔ ایسے وقت میں عقل مند لوگ دھرم کی تعریف عقل سے کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے تو عقل کو ہی حریف بنالیا ہے۔ بے رحمی کی جیسی تشہیر ہمارے عہد میں ہو رہی ہے اس کی مثال کم سے کم ہم نے تو نہیں دیکھی۔ اردو انگریزی کی معروف ادیبہ ڈاکٹر رخشندہ جلیل نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا میں نے پروفیسر اگروال کے ایک افسانے کا ترجمہ کیا ہے اور یہ کہہ سکتی ہوں دنیا کو دیکھنے کا جو زاویہ ان کے پاس ہے وہ دوسروں سے قطعی مختلف ہے۔ کبیر اور پدماوت پر آپ کا جو کام سامنے آیا ہے وہ بھی میرے مطالعے میں ہے لہٰذا اس لکچر کے لیے ہمیں جیسی شخصیت کی تلاش رہتی ہے وہ پروفیسر پرشوتم اگروال کی صورت میں یہاں موجود ہے۔ یادگاری خطبے کی صدارت سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ جموں، کشمیر جناب بدر دریز احمد نے کی۔ انھوں نے کہا بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبہ غالب انسٹی ٹیوٹ کا نہایت باوقات خطبہ ہے اور ہماری ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ یہ محض روایتی انداز کا نہ ہو۔ پروفیسر پرشوتم اگروال کے خیالات سے ہم بے خبر نہیں رہتے اور جب بھی ان کی کوئی چیز سامنے آتی ہے اس کو غور سے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا یہاں دعوت دے کر ہم نے براہ راست استفادے کا موقع تلاش کیا ہے۔ یہ موضوع جتنا دلچسپ تھا اتنا ہی بامعنی بھی تھا اور پروفیسر اگروال نے اس کے تمام پہلوؤں کو بڑی گہرائی سے سمجھانے کوشش کی ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ سال میں دو یادگاری خطبات کا انعقاد کرتا ہے۔ ایک فخرالدین علی احمد یادگاری خطبہ اور دوسرا بیگم عابدہ احمد یادگاری خطبہ۔ ان دونوں لکچرس میں ہماری کوشش رہتی ہے کہ خالص ادب کے بجائے اپنے ارد گرد کے دیگر مسائل پر بھی گفتگو ہو سکے۔ اسی وجہ سے ہم نے پرشوتم اگروال صاحب سے گزارش کی جن کی نظر ادب، ثقافت، سیاست اور ہمارے معاشرتی مسائل پر بہت گہری ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آج ہم نے پروفیسر اگروال سے بہت استفادہ کیا۔

فرحان اختر کی 120 بہادر '-10 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت میں شوٹ، 14 ہزار فٹ کی بلندی پر بہادری کی کہانی

ممبئی: 30/ جولائی (ایم ملک) 120 بہادر کے بارے میں تجسس مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اگر رپورٹس پر یقین کیا جائے تو اس کا ٹیزر وار 2 کے ساتھ منسلک کیا جائے گا اور اسے باضابطہ طور پر اگست کے پہلے ہفتے میں ریلیز کیا جائے گا۔ شائقین اس بار فرحان اختر کو جنگی طرز کے اداکار کے طور پر دیکھنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ فلم کے حوالے سے ماحول مزید گرم ہو گیا ہے۔ 120 بہادر میجر شیطان سنگھ بھاٹی (PVC) کی زندگی سے متاثر ہے۔ یہ فلم 1962 میں ریجنگ لا کی جنگ پر مبنی ہے جہاں 120 ہندوستانی فوجیوں نے ہزاروں دشمنوں کے سامنے ہار نہیں مانی اور لداخ کی حفاظت کے لیے اپنی ہمت کی ہر حد کو عبور کیا۔ کہانی کی سچائی اور عظمت کو صحیح طریقے سے دکھانے کے لیے ٹیم نے لداخ کے اونچے اور انتہائی مشکل مقامات پر شوٹنگ کی جہاں حالات بہت مشکل تھے۔ انڈسٹری کے ایک ذرائع نے بتایا، ٹیم نے لداخ میں تقریباً 14,000 فٹ کی بلندی پر شوٹنگ کی، جہاں درجہ حرارت کبھی کبھی -5 سے -10 ڈگری تک بھی چلا جاتا تھا۔ مقصد انتہائی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ کہانی کو سنانا تھا، اور فرحان نے اپنا سب کچھ جسم، دماغ اور دل دے دیا۔ فلم میں میجر شیطان سنگھ بھاٹی (پی وی سی) کا کردار ادا کرنے والے فرحان اختر نے اس کردار کے لیے خود کو مکمل طور پر تبدیل کر لیا، فوجی طرز کی تربیت اور خود کو اونچائیوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے خصوصی تیاریوں سے گزرا۔ شاندار بصری، سادہ لہجے اور گہری حب الوطنی کے ساتھ، 120 بہادر کو Excel Entertainment کی اب تک کی سب سے بڑی اور سب سے خاص فلموں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ یہ بڑے پیمانے پر جنگی کارروائی کو جذباتی گہرائی کے ساتھ جوڑتا ہے، اور اس کا مقصد ہندوستانی فوج کی تاریخ میں ایک بہت ہی خاص باب کو زندہ کرنا ہے۔ 120 بہادر کی ہدایت کاری رزنیش راضی گھئی نے کی ہے اور اسے رتیش سدھوانی، فرحان اختر (ایکسل انٹرٹینمنٹ) اور امیت چندرا (ٹرگر ہیپی اسٹوڈیوز) نے پروڈیوس کیا ہے۔ یہ ایکسل انٹرٹینمنٹ فلم 21 نومبر 2025 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

جیو نے اے آئی ریڈی کلاؤڈ کمپیوٹر ’جیو۔ پی سی‘ لانچ کیا

نئی دہلی، 29 جولائی، 2025۔ کمپیوٹر سے محبت کرنے والوں کے لیے اچھی خبر، ریلائنس جیو نے ایک نیا جیو پی سی لانچ کیا ہے۔ یہ کلاؤڈ پر مبنی ورچوئل ڈیسک ٹاپ پلیٹ فارم ہے۔ جو آپ کے گھر یا دفتر میں ٹی وی اسکرین کو ایک لمحے میں اعلیٰ درجے کے پرسنل کمپیوٹر میں تبدیل کر سکتا ہے۔ جن صارفین کے پاس جیو فائبر یا جیو ایئر فائبر کنکشن ہیں انہیں جیو۔ پی سی استعمال کرنے کے لیے ماہانہ پلان لینا ہوگا۔ نئے صارفین اس سروس کو ایک ماہ تک مفت استعمال کر سکیں گے۔ کلاؤڈ کمپیوٹنگ میں یہ ملک کا پہلا ’پے۔ یوز۔ یو۔ گو۔ ماڈل‘ ہے، یعنی جتنا آپ استعمال کرتے ہیں اتنا ہی ادا کریں۔ کمپنی نے اس سروس کے لیے کوئی لاک ان پیریڈ نہیں رکھا ہے۔ گاہک کو دیکھ بھال کا خرچ بھی برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ کسی مہنگے ہارڈ ویئر یا سافٹ ویئر کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بس پلگ ان کریں، سائن اپ کریں اور کمپیوٹنگ شروع کریں۔ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ کلاؤڈ پر مبنی جیو۔ پی سی بہت طاقتور ہے۔ اس کی پروسیسنگ کی صلاحیت بھی بہترین ہے اور یہ روزمرہ کے کام کے ساتھ ساتھ گیمنگ اور گرافک رینڈرنگ جیسے اعلیٰ درجے کے کاموں کو آسانی سے سنبھال سکتا ہے۔

ناندیڑ ضلع کو 15 مٹی جانچ لیبارٹریوں کی منظوری

لیبارٹری کے قیام کے لیے 8راگست تک درخواستیں دینے کی اپیل: محکمہ زراعت

ناندیڑ:29رجولائی (ورق تازہ نیوز) قومی زرعی ترقیاتی یوجنا کے تحت مٹی کی صحت و زرخیزی پروگرام 2025-26 کے تحت ناندیڑ ضلع میں 15 دیہی سطح کی مٹی کے نمونے جانچنے والی لیبارٹریوں کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ان لیبارٹریوں کے لیے کسان پیداوار کمپنیوں اوردلچسپی رکھنے والے افراد سے 8 اگست تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ یہ اطلاع ضلع کے سپرنٹنڈنگ زرعی افسر دتت کمارکلسائیت نے دی ہے۔ضلع زرعی محکمہ نے مستحق امیدواروں سے درخواستیں طلب کی ہیں۔قومی زرعی ترقیاتی یوجنا کے "کیفیٹیریا" کے تحت مٹی کی صحت و زرخیزی پروگرام 2025-26 کے لیے 2 لاکھ 22 ہزار مٹی کے نمونوں کی جانچ دیہی سطح کی لیبارٹریوں کے ذریعے کی جائے گی۔ اس منصوبے کو ریاستی سالانہ ایکشن پلان 2025-26 میں منظوری دی گئی ہے۔ ریاست بھر میں مجموعی طور پر 444 نئی دیہی سطح کی مٹی جانچ لیبارٹریوں کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (انپٹ و کوالٹی کنٹرول)، کمشنریٹ آف ایگریکلچر، پونے کی جانب سے ناندیڑ ضلع میں 15 لیبارٹریوں کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ مرکزی حکومت کی ہدایات کے مطابق ان لیبارٹریوں کے قیام کے لیے مالی امداد دی جائے گی، جو درج ذیل اداروں یا افراد کو دستیاب ہوگی: نجی افراد، کسان پیداوار تنظیمیں (FPOs)، ایگریکلچر کلینکس، ایگریکلچر بزنس سینٹرز، سابق فوجیوں کے سیونگ گروپس، کسان کوآپریٹو ادارے، زرعی خدمات فراہم کرنے والے ادارے، زرعی اشیاء فروخت کرنے والے خوردہ فروش، اسکول، کالج اور نوجوان لڑکے ولڑکیاں۔ناندیڑ ضلع کے لیے ان تمام زمرہ جات سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے افراد 8 اگست 2025 تک اپنے تعلقہ کے زرعی افسران کے دفاتر میں درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں۔ دیہی سطح کی مٹی جانچ لیبارٹری کے لیے مالی امداد کی رقم 1 لاکھ 50 ہزار روپے مقرر کی گئی ہے۔ اگر منظور شدہ تعداد سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں، تو ضلعی سطح کی سلیکشن کمیٹی کے ذریعے قرعہ اندازی کے ذریعے حتمی منتخب امیدواروں کا اعلان کیا جائے گا۔مزید معلومات کے لیے درخواست دہندگان کو اپنے تعلقہ زرعی افسر سے رابطہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

لیبارٹری کے لیے اہلیت کے معیار: درخواست دہندہ کی عمر 18 سے 27 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ درج ذیل افراد یا ادارے درخواست دے سکتے ہیں: انفرادی افراد، کسان پیداوار تنظیمیں (FPOs)، ایگریکلچر کلینکس و بزنس سینٹرز، زرعی خدمات فراہم کرنے والے ادارے، سابق فوجی، سیونگ گروپس، کسان کوآپریٹو گروپس، زرعی خوردہ فروش، اسکول، کالج کے طلباء وطالبات۔

تعلیمی اہلیت: کم ازکم دسویں جماعت سائنس مضمون کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے۔ درخواست کے ساتھ تعلیمی اسناد، آدھار کارڈ اور پین کارڈ منسلک کرنا ضروری ہے۔ درخواست دہندہ یا گروپ کے پاس اپنی ذاتی عمارت ہونی چاہیے یا کم ازکم چار سال کا کرایہ نامہ ہونا لازمی ہے۔ درخواستیں 8 اگست 2025 تک جمع کرائی جاسکتی ہیں۔یہ اطلاع ضلع سپرنٹنڈنگ زرعی افسر کے دفتر کی جانب سے دی گئی ہے۔

ایم آئی ایم میں فیروز لالہ کو اہم ذمہ داری سونپی گئی

ناندیڑ:(اکرم چوہان) آنے والے لوکل باڈیز انتخابات کی سبھی پارٹیوں نے تیاریاں شروع کردی ہے۔ایم آئی ایم پارٹی نے بھی اسی طرز پر تیاریاں شروع کی ہیں۔ کچھ دن پہلے مہاراشٹر کی ایم آئی ایم کی مجلس عاملہ کو برخاست کرنے کے بعد آج لاتور ضلع کے آبزرور کے لیے ناندیڑ کے فیروز لالہ کا انتخاب کیا گیا،اس کی اطلاع مجلس کے ریاستی صدر امتیاز جلیل نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے دی۔

ناندیڑ-سنترا گچی-ناندیڑ ایکسپریس کی ایک ٹرِپ منسوخ

ناندیڑ: چکرادھراپور ریلوے ڈویژن کے جھارسوگوڑا جنکشن پر مال گاڑی پلیٹ فارم کے کام کی تکمیل کے لیے **لائن بلاک** لیا گیا ہے، جس کے باعث کچھ ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی ہے۔اسی سبب ناندیڑ ڈویژن سے چلنے والی ناندیڑ-سنترا گچی-ناندیڑ ایکسپریس** کی ایک ٹرپ منسوخ کردی گئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔تاریخ:8 ستمبر 2025

ناندیڑ سے روانہ ہونے والی گاڑی نمبر 12767 ناندیڑ تا سنترا گچی ہفتہ وار ایکسپریس منسوخ کردی گئی ہے۔

2۔تاریخ:10 ستمبر **2025

سنترا گچی سے روانہ ہونے والی گاڑی نمبر 12768** سنترا گچی تا ناندیڑ ہفتہ وار ایکسپریس منسوخ کر دی گئی ہے۔تمام مسافروں سے گزارش ہے کہ وہ اس تبدیلی کا نوٹ لیں اور اپنی سفری منصوبہ بندی accordingly کریں۔

پیر کو "لوک شاہی دن" کا انعقاد

ناندیڑ:29رجولائی (ورق تازہ نیوز)عوام کی شکایات اور مسائل کوفوری اور منصفانہ طریقے سے حل کرنے کے مقصد سے ہر ماہ کے پہلے پیر کو "لوک شاہی دن" (یعنی عوامی شکایات کے ازالے کا دن) کا انعقاد کیا جاتا ہے۔اسی سلسلے میں ضلع انتظامیہ کی جانب سے آئندہ "لوک شاہی دن" پیر، 4 اگست 2025 کو دوپہر 1 بجے سے 3 بجے تک ** ضلع کلکٹر آفس کے منصوبہ عمارت (Bhavan Planning) میں منعقد کیا جائے گا۔اس دن ضلع سطح کے اہم محکمے جیسے کہ ریونیو، داخلہ، ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر، آبپاشی، تعمیرات، ٹرانسپورٹ، کوآپریٹو، زراعت، اور ضلع آبی فراہمی کوآرڈی نیشن آفیسر سمیت دیگر متعلقہ افسران، جن کے محکموں سے متعلق عوامی شکایات زیرالتواہیں، کلکٹر آفس کے بچت بھون میں موجود رہیں گے۔شکایات کی رجسٹریشن دوپہر 12 بجے سے شروع ہوگی، جس کے فوراًبعد موصول ہونے والی درخواستوں اور نمائندوں پر عوام کا مؤقف سننے اوران پر کارروائی کا عمل شروع کیا جائے گا۔رہائشی ڈپٹی کلکٹر کیرن امبیکر نے اطلاع دی کہ "لوک شاہی دن" کے موقع پرموصول ہونے والی عوامی شکایات اور مسائل کواجتماعی طور پر سمجھ کر، انہیں ممکنہ حد تک جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

دیہی سطح پر مٹی کے نمونوں کی جانچ

لیبارٹری کے لیے 8اگست تک درخواستیں جمع کرائیں

پربھنی،29 جولائی (اطلاعاتی بیورو):** قومی زرعی ترقیاتی منصوبہ کے تحت نافذ کیے جانے والے *مٹی کی صحت وزرخیزی پروگرام* کے تحت سال 2025-26 میں ضلع پربھنی میں 15 دیہی سطح کی مٹی جانچ لیبارٹریوں کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ان لیبارٹریوں کے قیام کے لیے مستحق افراد سے 8** اگست** تک درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ان لیبارٹریوں کے قیام کے لیے فی یونٹ 1** لاکھ 50 ہزار روپے** کی مالی امداد فراہم کی جائے گی۔اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے ** کسان پیداوار تنظیمیں (FPOs)، کمپنیاں، کسان گروپ، زرعی کلینکس، زرعی بزنس سینٹرز، سابق فوجیوں کے سیونگ گروپس، ضروری زرعی خدمات اور زرعی مصنوعات کے خوردہ فروش، نوجوان لڑکے ولڑکیاں، اسکول اور کالج کے ادارے یا افراد اہل قرار دیے گئے ہیں۔درخواست دہندہ کی عمر 18 سے 27 سال کے درمیان ہونی چاہیے اوراس کے پاس کم از کم **دسویں جماعت (سائنس مضمون کے ساتھ) کی تعلیمی اہلیت ہونی چاہیے۔درخواست کے ساتھ تعلیمی اسناد، آدھار کارڈ اور پین کارڈ منسلک کرنا ضروری ہے۔اس کے علاوہ، درخواست دہندہ کے پاس اپنی ذاتی عمارت یا کم ازکم 4 سالہ کرایہ نامہ والی جگہ** ہونی چاہیے۔اگر مقررہ تعداد سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں، تو ضلع سطحی کمیٹی کے ذریعے **قرعہ اندازی** کے طریقہ کار سے حتمی انتخاب کیا جائے گا۔مزید معلومات کے لیے خواہشمند امیدواروں کو متعلقہ تعلقہ زرعی افسران سے رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے، جیسا کہ ضلع سپرنٹنڈنگ زرعی افسر و 'آتما' پروجیکٹ کے ڈائریکٹر **دولت چوہان** نے بتایا۔

ایل آئی سی کو شدید جھٹکا، 46000 کروڑ روپے کا نقصان

ممبئی: شیئر بازار کی مندی نے جولائی مہینے میں نہ صرف عام سرمایہ کاروں کو جھٹکا دیا ہے بلکہ لائف انشورنس کارپوریشن ا?ف انڈیا (ایل ا?ئی سی) کو بھی شدید نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ تقریباً46000 کروڑ روپے تک کا نقصان ایل ا?ئی سی کے ایکویٹی پورٹ فولیو میں درج کیا گیا۔ ایل ا?ئی سی کو سب سے زیادہ نقصان ریلائنس انڈسٹریز اور ا?ئی ٹی سیکٹر کے شیئروں سے ہوا۔'بزنس اسٹینڈرڈ' کی ایک رپورٹ کے مطابق 30 جون 2025 کو 16.10 لاکھ کروڑ سے ایل ا?ئی سی کے 322 شیئروں کی قیمت 25 جولائی 2025 کو 15.64 ٹریلین رہ گئی ہے۔یہ 46000 کروڑ کے مارک ٹو مارک نقصان کو ظاہر کرتا ہے۔حالانکہ ایل ا?ئی سی کی پورٹ فولیو قیمت 7 اپریل 2025 سے 1.94 ٹریلین زیادہ ہے۔جولائی 2025 میں ایل ا?ئی سی کے پورٹ فولیو میں ا?ئی گراوٹ میں ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کا اہم کردار رہا ہے۔ایل ا?ئی سی کی سب سے بڑی ہولڈنگ کمپنی ہونے کے ناطے (جس کی قیمت 1.3 لاکھ کروڑ ہے اور جس کی 6.93 فیصد حصہ داری ہے) ا?ر ا?ئی ایل کے شیئروں میں کسی بھی گراوٹ کا پورے پورٹ فولیو پر اثر پڑے گا۔

نجی اور سرکاری کھاد کمپنیوں کے ذریعے مزید 3 نینو یوریا پلانٹ لگائے جائیں گے۔انوپریہ پٹیل

نئی دہلی،29 جولائی۔ایم این این۔ حکومت نے منگل کو کہا کہ نجی اور سرکاری کھاد کمپنیوں کے ذریعہ سالانہ 17 کروڑ بوتلوں کی کل پیداواری صلاحیت کے ساتھ تین مزید نینوفرٹیلائزر پلانٹس قائم کیے جائیں گے۔کیمیکل اور کھاد کی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل نے راجیہ سبھا میں اپنے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت ملک بھر میں نینوفرٹیلائزر پلانٹس کے قیام میں براہ راست ملوث نہیں ہے۔مجموعی طور پر سات نینو یوریا پلانٹس فرٹیلائزر کمپنیوں کے ذریعہ لگائے گئے ہیں جن کی کل پیداواری صلاحیت ان تمام نینو یوریا پلانٹس کی فی الحال 27.22 کروڑ بوتلیں (ہر ایک 500 ملی لیٹر) سالانہ ہے۔مزید، تین نینو ڈی اے پی (ڈی امونیم فاسفیٹ) (پلانٹس فرٹیلائزر کمپنیوں کے ذریعہ لگائے گئے ہیں جن کی کل پیداواری صلاحیت ان تمام نینو ڈی اے پی پلانٹس کی فی الحال 7.64 کروڑ بوتلیں (ہر 500 ملی لیٹر) سالانہ ہے۔

ناندیڑ میں نشے میں دھت ڈرائیور نے چھ گاڑیوں کو ٹکر ماری

ناندیڑ:29/ جولائی (ورق تازہ نیوز): شہر کے مصروف علاقہ بھاگیہ نگر چوراہے پر آج منگل کی دوپہر تقریباً ایک بجے ایک ہولناک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں ایک تیز رفتار لگژری کار (نمبر 5AMMH22) نے نشے کی حالت میں ایک کے بعد ایک چھ مختلف گاڑیوں کوزوردار ٹکر ماردی۔تفصیلات کے مطابق یشونت کالج کی سمت سے آرہی مذکورہ کار بے قابو ہوکر مین روڈ پر چل رہی تین آٹو رکشا، ایک اسکوٹی، ایک بُلٹ، ایک فوروہیلر اور ایک راہ چلتی خاتون کو بے دردی سے کچلتے ہوئے آگے بڑھی۔کار بالآخر کچھ فاصلے پر واقع چوراہے کے بجلی کے کھمبے سے جاٹکرائی، جہاں جاکر وہ رُکی۔حادثے کے بعد کار ڈرائیور نے فرار ہونے کی کوشش کی، مگر موقع پر موجود شہریوں نے فوری طور پر اسے پکڑلیا۔ جب پتہ چلا کہ ڈرائیور نشے کی حالت میں ہے تو مشتعل عوام نے اسے خوب زدوکوب کیا۔ بعدازاں موقع پر پہنچی پولیس نے ڈرائیور کو اپنی تحویل میں لے لیا۔اس حادثے میں کئی افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے جنہیں فوری طور پر علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ مقامی شہریوں کے مطابق، آس پاس کئی ٹیوشن کلاسز اور اسکولیں ہونے کی وجہ سے ایک بڑا سانحہ ہونے سے بال بال بچا۔حادثے کے سبب کچھ وقت کے لیے بھاگیہ نگر چوراہے پر ٹریفک مکمل طور پر جام ہوگئی تھی۔جائے وقوعہ پر بڑی تعداد میں لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی، جس کے باعث پولیس کو ٹریفک بحال کرنے میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس کی جانب سے مزید تفتیش جاری ہے، اور ڈرائیور کے خلاف سخت کارروائی کیے جانے کی امید ہے۔

مرٹھواڑہ کے 3 ہزار مریضوں کو وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ سے 25 کروڑ کی طبی امداد

طبی کیمپوں کے ذریعے 12 ہزار شہریوں کو راحت

اورنگ آباد 29 جولائی:(ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹرا کے اقتصادی طور پر کمزور اور غریب مریضوں کے لیے وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ ایک بڑی سہارا بن چکا ہے۔ خاص طور پر مرٹھواڑہ ڈویژن میں جنوری سے جون 2025 تک صرف چھ مہینوں کے دوران 3,039 مریضوں کو مجموعی طور پر 25 کروڑ 58 لاکھ 31 ہزار روپے کی طبی امداد فراہم کی گئی ہے۔وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی دوراندیشی سے شہریوں کے مفاد میں ضلعی دفاتر قائم کیے گئے، جس کے ذریعے مستفید ہونے والے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ ساتھ ہی طبی کیمپ اور خون عطیہ جیسے اقدامات کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنا آسان ہوا ہے، ایسی اطلاع وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ و خیراتی اسپتال امداد سیل کے سربراہ رامیشور نائک نے دی۔

ضلعی سطح پر امداد کی تفصیل: گزشتہ چھ مہینوں میں اورنگ آباد ضلع کے 633 مریضوں کو 5 کروڑ 33 لاکھ 38 ہزار، بیڑ ضلع کے 610 مریضوں کو 4 کروڑ 89 لاکھ 6 ہزار، پربھنی کے 533 مریضوں کو 4 کروڑ 67 لاکھ 82 ہزار، لاتور کے 385 مریضوں کو 3 کروڑ 29 لاکھ 55 ہزار، جالنہ کے 367 مریضوں کو 3 کروڑ 11 لاکھ 45 ہزار، ناندیڑ کے 323 مریضوں کو 2 کروڑ 80 لاکھ 20 ہزار، دھاراشیو کے 257 مریضوں کو 2 کروڑ 21 لاکھ اور ہنگولی کے 132 مریضوں کو 1 کروڑ 16 لاکھ روپے کی طبی امداد فراہم کی گئی۔

طبی کیمپس اور خون عطیہ مہم: 1 مئی تا 25 جولائی کے درمیان ضلع دفاتر کی مدد سے منعقدہ طبی وخون عطیہ کیمپس میں 12,409 شہریوں کا طبی معائنہ کیا گیا، جب کہ 2,353 شہریوں نے خون عطیہ کیا۔

ضلع	مستفید شہری	خون عطیہ دہندہ
اورنگ آباد	1613	058
بیڑ	751	100
پربھنی	467	763
لاتور	8522	522
جالنہ	643	73
ناندیڑ	639	226
عثمان آباد	387	42
ہنگولی	573	625

20 سنگین امراض کے لیے امداد: وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ کے تحت 20 سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے امداد دی جاتی ہے، جن میں شامل ہیں: کان کی سرجری (کاکلیئر امپلانٹ)، دل کے امراض، گردے/جگر/بون میرو کی پیوندکاری، کینسر، حادثات، نوزائیدہ بچوں کی بیماریاں، دماغی امراض، ڈائلیسس، جلنے کے واقعات، بجلی سے جھلسنے کے واقعات وغیرہ۔

ضلع دفاتر کے ذریعے مدد: وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی ہدایت کے مطابق پیپرلیس اور ڈیجیٹل نظام کے تحت ضلعی دفاتر قائم کیے گئے ہیں، جس سے مریضوں کو وزارت میں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

مریضوں کو سب سے پہلے مہاتما جوتیبا پھولے جن آروگیہ یوجنا، آیوشمان بھارت، قومی بچوں کی صحت اسکیم یا خیراتی اسپتالوں کی اسکیموں سے استفادہ کرنا چاہیے۔ اگر ان اسکیموں سے علاج ممکن نہ ہو، تو وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ سے منسلک اسپتالوں کے ذریعے درخواست دی جا سکتی ہے۔ اس سے سرکاری اسکیموں کا مؤثر استعمال ہوتا ہے اور امداد واقعی ضرورت مند مریضوں تک پہنچتی ہے۔

ضروری دستاویزات: آدھار کارڈ، راشن کارڈ۔آمدنی کا سرٹیفکیٹ (1.60 لاکھ سے کم) طبی اخراجات کا سرٹیفکیٹ، اسپتال کی رجسٹریشن وزیر اعلیٰ امدادی فنڈ سسٹم میں ہونی چاہیے۔اگر حادثہ ہوا ہو تو ایف آئی آر یا ایم ایل سی، اگر اعضا کی پیوندکاری ہو تو ZTCC رجسٹریشن رسید۔تمام دستاویزات PDF فارمیٹ میں درج ذیل ای میل پر بھیجی جائیں:

aao.cmrf-mh@gov.in

مزید معلومات کے لیے ٹول فری نمبر: 1800 2211123 پر رابطہ کریں۔

دہلی سمیت این سی آر میں تیز بارش، کئی علاقوں میں پانی جمع ہوگیا، سڑک سے لے کر ایئرپورٹ تک بڑھی پریشانی

نئی دہلی: ملک کے کئی حصوں میں مانسون کی بارش کا قہر جاری ہے۔قومی راجدھانی دہلی اور این سی آر میں بھی جھما جھم بارش کا دور جاری ہے۔ دہلی، غازی آباد، فرید آباد، گریٹر نوئیڈا سمیت کئی علاقوں میں آج بھی تیز بارش ہوئی ہے۔شدید بارش کی وجہ سے کئی علاقوں میں سڑکوں پر پانی جمع ہوگیا ہے۔ دہلی میں منگل کو تیز بارش کے درمیان 'ریڈ الرٹ' جاری کیا گیا ہے۔ آئی ٹی او، دھولا کنواں، نارائنا، پٹیل نگر، وجے چوک، جنگ پورہ، آر کے پورم، لاجپت نگر، تال کٹورہ روڈ، رفیع مارگ اور روہنی جیسے علاقوں میں آج بھی موسلا دھار بارش ہوئی۔شدید بارش سے پنچ کوئیاں روڈ، موتی باغ، آئی ٹی او، مکھرجی نگر اور پل پرہلاد پور سمیت کئی جگہوں پر آبی جماو? کا مسئلہ پیدا ہوگیا جس سے گاڑیوں کی آمد ورفت زبردست طور پر متاثر ہوئی ہے۔ دہلی میں صبح ساڑھے آٹھ بجے تک گزشتہ 24 گھنٹے کی مدت میں 8 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے آئندہ کچھ دنوں تک راجدھانی دہلی میں شدید بارش ہونے، بجلی چمکنے اور 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے ہوا چلنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ دہلی کے مشرقی حصوں کے لیے 'ریڈ الرٹ' جبکہ باقی علاقوں کے لیے 'یلو الرٹ' جاری کیا گیا ہے۔محکمہ موسمیات کے علاقائی مرکز کے مطابق 3 اگست تک شدید بارش کا دور جاری رہنے کے آثار ہیں۔دہلی میں موسم میں آئی تبدیلی اور تیز بارش کا اثر کئی اڑان خدمات پر بھی پڑا ہے۔موسم کو دیکھتے ہوئے انڈیگو، اسپائس جیٹ اور ایئر انڈیا جیسی بڑی ایئر لائنس نے مسافروں کے لیے ٹریول ایڈوائزری جاری کی ہے۔دہلی میں کم سے کم درجہ حرارت 26.8 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا جو اس موسم کے اوسط درجہ حرارت 0.5 ڈگری سے کم ہے۔ وہیں مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد وشمار کے مطابق صبح 9 بجے تک ایئر کوالیٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 87 درج کیا گیا جو اطمینان بخش زمرے میں آتا ہے۔

دسویں اور بارہویں ضمنی امتحان کے نتائج اور دیگر تفصیلات کا اعلان

ناندیڑ:29رجولائی (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر ریاست ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے نو ڈویژنل بورڈز کے ذریعے جماعت دسویں اور بارہویں ضمنی امتحانات کے نتائج 29 جولائی کو آن لائن جاری کیے گئے ہیں۔دسویں جماعت کا ضمنی امتحان 24 جون سے 8 جولائی اور بارہویں جماعت کا ضمنی امتحان 24 جون سے 16 جولائی کے درمیان منعقد کیا گیا تھا۔ان امتحانات کے نتائج کے طریقہ ? کار اور اس سے متعلق کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طلباء کو مارکس ویری فکیشن (نمبرات کی جانچ) اور جوابی پرچوں کی نقل کے لیے بدھ، 30 جولائی سے جمعہ، 8 اگست 2025 تک آن لائن درخواست دینے کی سہولت دستیاب ہوگی۔نتائج کے اعلان کے بعد، دسویں و بارہویں جماعت کے ضمنی امتحان میں شریک ہونے والے طلباء اپنے لازمی مضامین (گریڈ والے مضامین کے علاوہ) میں حاصل کردہ نمبروں کی تصدیق (مارکس ویری فکیشن) اور جوابی پرچوں کی نقل کے لیے متعلقہ ڈویژنل بورڈ کے پاس آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔اس کے لیے بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ

https//:www.mahahsscboard.in

https//:www.mahahsscboard.in

پر درخواست دینے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔اس عمل کے لیے شرائط و ہدایات اسی ویب سائٹ پر دی گئی ہیں۔مارکس ویری فکیشن اور پرچہ نقل کے لیے درخواستیں آن لائن ہی قبول کی جائیں گی اور فیس کی ادائیگی ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ، یو پی آئی یا نیٹ بینکنگ کے ذریعے کی جا سکے گی۔جون-جولائی 2025 کے ضمنی امتحان کے جوابی پرچوں کی ری ویلیوایشن (دوبارہ جانچ) کے لیے آن لائن درخواست دینا لازمی ہے، لیکن اس سے پہلے جوابی پرچے کی نقل حاصل کرنا ضروری ہے۔نقل حاصل کرنے کے بعد اگلے پانچ کام کے دنوں کے اندر مقررہ فارمیٹ اور فیس کے ساتھ متعلقہ ڈویژنل بورڈ کو آن لائن درخواست دینا ہوگا۔جو طلباء پرچوں کی ری ویلیوایشن کرانا چاہتے ہیں، انہیں مزید معلومات کے لیے متعلقہ بورڈ سے رابطہ کرنا چاہیے۔جون-جولائی 2025 کے دسویں و بارہویں جماعت کے ضمنی امتحان میں تمام مضامین میں پہلی بار کامیاب ہونے والے طلباء کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے گریڈ/ مارکس بہتری اسکیم کے تحت امتحان میں شریک ہونے کے لیے تین مواقع دستیاب ہوں گے

(1) فروری-مارچ .2026۔(2) جون-جولائی 2026۔(3) فروری-مارچ 2027

فروری-مارچ 2026 میں منعقد ہونے والے دسویں و بارہویں جماعت کے امتحان میں شامل ہونے کے خواہش مند باقاعدہ طلباء، ری-اپیئر طلباء، نجی طلباء جنہوں نے اندراجی سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے، گریڈ بہتری اسکیم کے تحت شامل ہونے والے اور ITI (صنعتی تربیتی ادارہ) کے تحت "ٹرانسفر آف کریڈٹ" حاصل کرنے والے طلباء کی درخواستیں آن لائن قبول کی جائیں گی۔اس سلسلے میں تاریخوں کا اعلان بورڈ کی جانب سے الگ سے کیا جائے گا، جیسا کہ بورڈ کے سیکرٹری نے ایک پریس ریلیز میں بتایا۔

آئی آئی پی اے کی ناندیڑ شاخ کے انتخابات مکمل

ناندیڑ، 29 جولائی:(ورق تازہ نیوز) انڈین انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (IIPA)، نئی دہلی، جو حکومتِ ہند کی وزارت برائے ملازمین، شکایاتِ عامہ و پنشن کے تحت ایک اہم تحقیقی و تربیتی ادارہ ہے، عوامی انتظام، تربیت، تحقیق، اور انتظامی اصلاحات جیسے اہم شعبوں میں کام کرتا ہے۔مرکزی حکومت کے IIPA نئی دہلی کی جانب سے ناندیڑ میں مقامی شاخ کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ اطلاع آئی آئی پی اے ناندیڑ شاخ کے عہدے کے مطابق صدر اور

ناندیڑ کے ضلع مجسٹریٹ راہول کردیلے نے دی۔اس اہم ادارے کے دیگر عہدیداروں کے انتخاب کے لیے ناندیڑ شاخ کی عمومی میٹنگ اور انتخابی عمل حال ہی میں مکمل ہوا ہے۔

ناندیڑ شاخ کے نائب صدر کے طور پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر میگھنا کاولی سیکرٹری کے طور پر دیگلور کالج کے شعبہ عوامی انتظام وتحقیقاتی مرکز کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر بی آر گتوروار، خزانچی کے طور پر پربھا نکتن کالج کے شعبہ عوامی انتظام کے سربراہ ڈاکٹر دیپک سُبھاش واگھمارے، جب کہ ایگزیکٹو بورڈ ممبران کے طور پر مہاتما پھولے کالج، موکھڑ کے پروفیسر ڈاکٹر چاندو باکہالیکر اور **پروفیسر ڈاکٹر روی بردے کا انتخاب عمل میں آیا۔یہ انتخابی عمل رہائشی ڈپٹی کلکٹر کیرن امبیکر اور الیکشن آفیسر یوگیش کمار باکرے کی رہنمائی میں منعقد کیا گیا۔ضلع ناندیڑ کے انتظامیہ کی جانب سے آئی آئی پی اے کی اس شاخ کے ذریعے ضلع کے انتظامی افسران و ملازمین کو تربیت دینے، ان کی انتظامی صلاحیتوں کو بہتر بنانے، انتظامی اصلاحات کے تحت عوامی انتظام سے متعلق تحقیق، مطالعہ اور تربیت جیسے مختلف امور کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔ناندیڑ میں آئی آئی پی اے شاخ کے قیام سے عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا مؤثر نفاذ، انتظامی خدمات کو معلومات وٹیکنالوجی کی مدد سے مزید آسان، شفاف اور تیز بنانے، ترقیاتی کاموں میں عوام کی شراکت داری بڑھانے، افسران کو وقتاً فوقتاً تربیت دے کر ان کی جسمانی، ذہنی، علمی و اخلاقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔عوامی فلاحی، حساس اور عوام دوست انتظامیہ کی تعمیر کے لیے یہ ادارہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ساتھ ہی عوامی انتظام کے اساتذہ، محققین، سرکاری ملازمین وشہریوں کے درمیان غوروفکر اور تبادلہ خیال کے لیے آئی آئی پی اے کی ناندیڑ شاخ ایک نعمت ہوگی۔

سنبھل پور–حضور صاحب ناندیڑ–سنبھل پورا ایکسپریس میں عارضی طور پر دو کوچز کا اضافہ

ناندیڑ: مسافروں کی بڑھتی ہوئی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے، **جنوب وسطی ریلوے** نے سنبھل پور–حضور صاحب ناندیڑ– سنبھل پورا ایکسپریس میں **عارضی طور پر دو کوچز کا اضافہ** کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔تفصیلات درج ذیل ہیں: **گاڑی نمبر 20809 (سنبھل پور تا حضور صاحب ناندیڑ ایکسپریس): سنبھل پور سے روانہ ہونے والی اس ٹرین میں **ایک سلیپر کلاس (دوسری درجہ نشین یاترا کلاس) اور ایک تھرڈ AC کوچ (3AC)** کا اضافہ کیا گیا ہے۔یہ اضافہ اگست 2025 تا 31 اگست 2025 تک مؤثر رہے گا۔اس اضافے کے بعد، کوچز کی کل تعداد 22 ہوگئی ہے۔2۔گاڑی نمبر 20810 (حضور صاحب ناندیڑ تا سنبھل پورا ایکسپریس) ناندیڑ سے روانہ ہونے والی اس ٹرین میں بھی ایک سلیپر کلاس اور ایک تھرڈ AC کوچ کا اضافہ 2** اگست 2025 تا 1 ستمبر 2025 تک عارضی طور پر کیا گیا ہے۔اس اضافے کے بعد اس گاڑی میں بھی کوچز کی** کل تعداد 22 ہوگئی ہے۔

پرنٹر، پبلیشر ، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔